یا اللہ

یا رسول اللہ

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء

مظفر آباد و بالاکوٹ وغیرہ میں زلزلہ کے عبرت آموز واقعات پر مشتمل کتاب

مسمّٰی بہ

جب زلزلہ آیا

اُف توبہ! پتھر پھٹ گئے پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گئے لیکن قوم کی بداعمالی میں کوئی فرق نہ آیا



یہ جگہ دِل لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

افادات
علامہ مفتی ابوداؤد
محمد صادق
قادری رضوی
رضائے مصطفےٰ پاکستان

ترتیب و پیشکش
الحاج صاحبزادہ ابوالرضا
محمد داؤد رضوی

ادارہ رضائے مصطفےٰ
چوک دارالسلام گوجرانوالہ
055 4217986 ☎ 0333 8159523

بسم اللہ الرحمن الرحیم



بچنے والو بچ گئے ہو شکر کے سجدے کرو



خاک میں پنہاں ہوئی ہیں کیسی کیسی صورتیں
گلاب کے کچھ پھول تھے یا چینی کی تھیں مورتیں

دیکھتے ہی دیکھتے کچھ تخت ہو گئے تختیاں
موت کی وادی کا منظر ہنستی بستی بستیاں

اُجڑی اُجڑی شاہرا ہیں کہہ رہی ہیں برملا
کتنے بے بس ہو مکینو آؤ بتلاؤ ذرا

ہائے امی ہائے ابو آواز بچے کس کو دیں
تاراج ہوگئیں بستیاں سنسان ہوگئیں محفلیں

بکھری لاشوں بجھتی راہوں کا یہی پیغام ہے
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت ہی انجام ہے

کیسی کیسی بلڈنگیں پیوست ہوگئیں خاک سے
کیسے کیسے قہر ٹوٹے خیمۂ افلاک سے

اسکول جانے والے بچے لوٹ کے آئے نہیں
لوٹ آنے والوں کے ابا نہیں امی نہیں

بچنے والو آؤ سوچو کیسا آیا زلزلہ
کتنے عبرتناک منظر ہیں جو لایا زلزلہ

بچنے والو بچ گئے ہو شکر کے سجدے کرو
باز آ جاؤ گناہ سے غضب سے رب کے ڈرو

اب تو عیاشی فحاشی بدمعاشی چھوڑ دو
چھوڑ دو سارے گناہ چوری چکاری چھوڑ دو

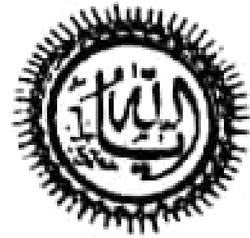
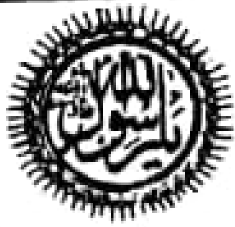
گانے سننا چھوڑ دو، ٹی وی سے بھی منہ موڑ لو
شکل مومن ہے بھلی داڑھی منڈانا چھوڑ دو

حکمرانو! سلف کی تقلید کا نقشہ بنو
کاسہ لیسی غیر کی شرمندگی ہے چھوڑ دو

ملک میں ہر حال میں لاؤ نظام مصطفےٰ (ﷺ)
کامیابی کی علامت ہے نظام مصطفےٰ

سارے مسلم ایک ہوں اور نیک ہوں بہر خدا
دل سے نکلی ہے نیازی کی یہ پوری ہو دعا (آمین)

نتیجہ فکر: الحاج محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ (پ ۲۸، سورۃ الحشر رکوع ۴)

تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ (ترجمہ قرآن کنز الایمان)

؎ ساعتوں کا یہ سانحہ آخر' آدمی کس طرح بھلائے گا

زلزلہ ثانیوں کا تھا لیکن' سالہا سال خوب رلائے گا

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء

مظفر آباد و بالاکوٹ وغیرہ میں زلزلہ کے عبرت آموز واقعات پر مشتمل کتاب

مسمّٰی بہ

جب زلزلہ آیا

اُف توبہ! پتھر پھٹ گئے' پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گئے لیکن قوم کی بداعمالی میں کوئی فرق نہ آیا

ازافادات

پاسبان مسلک رضا' نباض قوم علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

مرتبہ

الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی صاحب

ناشر: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب: .... جب زلزلہ آیا

ازافادات: .... علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

(امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان)

مرتبہ: .... الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی

پروف ریڈنگ: .... الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی' مولانا محمد اللہ یار رضوی

تزئین وآرائش: .... ابوالحسن محمد حبیب الرحمٰن نیازی رضوی

کمپوزنگ: .... محمد نوید رضوی' رضوی کمپوزنگ سنٹر

صفحات: ۴۰

ہدیہ .... ۲۰ روپے

ناشر: .... مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

توجہ فرمائیں

اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے ترجمہ قرآن کنزالایمان اور علمائے اہلسنّت کی تصانیف کا مطالعہ کریں نیز اپنی دینی ومسلکی معلومات کیلئے اہلسنّت کے محبوب ترجمان ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' (گوجرانوالہ) کے خود بھی سالانہ خریدار بنیں اور اپنے دوست احباب' عزیز واقارب کو بھی سالانہ خریدار بنائیں۔ (سالانہ چندہ صرف ۱۰۰ روپے)

سخنہائے گفتنی

مظفر آباد' باغ اور بالاکوٹ وغیرہ میں آنے والے شدید زلزلہ کو پورا ایک سال بیت گیا لیکن افسوس کہ اس سانحہ عظیم سے کسی نے عبرت ونصیحت حاصل نہیں کی (الا ماشاءاللہ) نہ حکمرانوں نے اور نہ ہی عوام نے۔ بقول شاعر:

بڑا زلزلہ آ چکا ہے وطن میں' مگر آج بھی ہو رہی ہیں یہ باتیں
کہاں صورتحال میں فرق کوئی' وہی حادثے ہیں وہی وارداتیں

زلزلہ کے چند ماہ بعد ہی کہیں نیو ایئر نائٹ کے نام پر بے غیرتی ہوئی اور کہیں ویلنٹائن ڈے منایا گیا۔ کہیں میراتھن ریس کا انعقاد ہوا تو کہیں بسنت جیسا ہندوانہ تہوار منا کر طوفان بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا۔ خیال تھا کہ دو تین ماہ قبل مظفر آباد' باغ وغیرہ میں آنے والے شدید زلزلہ کے پیش نظر اس مرتبہ یہ خرافات نہیں ہوں گی اور ان عیاشیوں پر خرچ ہونے والے کروڑوں روپے متاثرین زلزلہ کیلئے وقف کئے جائیں گے۔ اہل درد حضرات نے سمجھایا بھی:

کھو گئیں لہروں میں لاکھوں ہستیاں لمحوں میں اُجڑی ہیں ہنستی بستیاں
ملتوی کر دو یہ سال نو کے جشن بند کر دو یہ بسنتی مستیاں

مگر افسوس کہ یہ سب کچھ ہوا اور حکومت کی سرپرستی میں ہوا۔

وضع میں یہ ہیں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

زیر نظر کتاب میں ایک مرتبہ پھر اہلِ پاکستان کو اس عظیم سانحہ سے عبرت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں گذشتہ سال مظفر آباد' باغ وغیرہ میں زلزلہ آنے کے بعد اہلسنّت وجماعت کے ۴۸ سالہ بین الاقوامی محبوب ترجمان ماہنامہ رضائے مصطفٰے (گوجرانوالہ) کے مختلف شماروں میں والد بزرگوار حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اور دیگر مفکرین کے زلزلہ کے بارے میں شائع ہونے والے مضامین کو یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ تعالیٰ۔

المخلص: ابوالرضا محمد داؤد رضوی (۸ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲ اکتوبر ۲۰۰۶ء بروز پیر شریف)

(درسِ قرآن)

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ مومنوں کے دل ذکر خدا کیلئے جھک جائیں

زلزلہ سے دھرتی کانپ اُٹھی لیکن کیا کسی دل میں بھی حرکت پیدا ہوئی؟

زلزلہ کتنا ہیبت ناک وزبردست لفظ ہے، جس کے تصور سے بے بسی و بے چارگی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ کتنی ہی نافرمان وبدکردار قوموں کی بستیاں زلزلہ نے تباہ کردیں اور کتنے ہی بارونق ملکوں اور شہروں کو چشم زدن میں قبرستان میں تبدیل کردیا اور بڑے بڑے نوجوان طاقتور، متکبر، عیاش اور بااختیار لوگ اپنی تمام ترقی و وسائل کے باوجود اس کے سامنے ایسے لاچار ہوئے کہ ان کی تمام شوخیاں دھری کی دھری رہ گئیں اور سنبھلنے تک کا موقع نہ مل سکا۔ یہ تو مختصراً ان زلزلوں کا تذکرہ ہے جو تاریخی و واقعاتی طور پر مختلف اوقات میں رونما ہوئے اور (خدا کی پناہ) وقتاً فوقتاً رونما ہوتے رہتے ہیں لیکن ایک ایسا عظیم زلزلہ بھی آنے والا ہے جس کی قرآن مجید میں بدیں الفاظ خبر دی گئی ہے۔

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے، جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ ہوں گے مگر اللہ کا عذاب سخت ہے''۔ (پارہ ۱۷، رکوع ۸)

نیز فرمایا'' جب زمین تھرتھرا دی جائے، جیسے اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے اور آدمی کہے اسے کیا ہوا۔ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی (کہ اس پر کس کس نے کیا کیا کیا) اس لئے تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا''۔ (پارہ ۳۰، سورہ زلزال)

مگر افسوس کہ اتنی صاف تصریحات کے باوجود عموماً نہ انسان ماضی وحال کے زلزلوں سے عبرت حاصل کرتا ہے اور نہ ہی آخرت کے زلزلہ عظیم کے پیش نظر اپنی نجات وحفاظت کا راستہ اختیار کرتا

ہے۔ ﴿﴾ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ صبح ۸ بج کر باون منٹ پر جو زبردست زلزلہ آیا اور ایک معین وقت تک زمین کانپتی رہی اور درودیوار لرزتے رہے چونکہ مظفرآباد' باغ' بالاکوٹ وغیرہ (جہاں بڑی تباہی ہوئی) کے علاوہ دیگر پاکستانیوں کو قدرت نے ابھی اور مہلت و موقع دینا تھا' اس لئے خدا کے فضل سے شدید زلزلہ کے باوجود پاکستان زلزلہ کی تباہ کاری سے بچ گیا۔ ورنہ معلوم نہیں اس وقت پاکستان کے مزید کتنے بڑے بڑے پُر رونق شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہوتے اور پاکستان کو مزید کتنے نئے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

اُف! کتنی مہیب و خوفناک تھی زلزلہ کی ساعت' جس میں دھرتی تھرتھرا رہی تھی اور بڑے بڑے شہر و فلک بوس عمارات اور ان کے درودیواریوں ہل رہے تھے' جیسے ہوا کے ایک جھونکے سے ننھی ننھی ٹہنیاں ہلتی نظر آتی ہیں اور اس دوران اس ترقی یافتہ سائنسی اور ایٹمی دور کا یہ انسان بے بسی و بے چارگی کا مجسمہ بنے ہوئے موت کو اپنے سامنے دیکھ رہا تھا لیکن مارے خوف و دہشت کے قدم نہیں اُٹھا سکتا تھا اور اگر کسی نے بڑی ہمت کر کے چند قدم اُٹھائے بھی تو اس نے صرف اپنی ہی جان بچانے کی ناکام کوشش کی اور اپنے پیارے بچوں اور دولت و عورت کو ساتھ نہ لے سکا حالانکہ انہی کیلئے وہ کیا کچھ اپنی جان پر ظلم کرتا اور مارا مارا پھرتا ہے۔ بعض مقامات پر زلزلہ شروع ہونے کے معاً بعد بجلی فیل ہوگئی اور زلزلہ کے ساتھ تاریکی نے وحشت و ہیبت میں کئی گنا اضافہ کر دیا۔ زلزلہ میں شاید ہی کوئی ایسا بدبخت و غافل انسان ہوگا' جس کی زبان پر کلمہ طیبہ اور توبہ استغفار کے الفاظ نہ آئے ہوں ورنہ ہر ایک کی زبان پر توبہ و کلمہ کا ورد جاری ہو گیا اور بے ساختہ ہاتھ دعا کیلئے اُٹھ گئے اور یادِ خدا و وسیلہ مصطفیٰ (ﷺ) کے سوا اس نازک وقت اور موت و حیات کی کشمکش میں اور کسی چیز نے سہارا نہ دیا لیکن عموماً یہ سب کچھ زبانی طور پر صرف اسی وقت تک ہوا جب تک زلزلہ رہا۔ زلزلہ گزرنے کی دیر تھی کہ یہ لوگ سب کچھ بھول گئے اور عین اسی وقت وہ سب کچھ شروع ہو گیا جو پہلے ہو رہا تھا۔ عملی طور پر لوگوں نے نہ اس کا احساس کیا اور نہ ہی اس سے کوئی عبرت حاصل کی اور کہیں سے کوئی ایسی خبر سننے میں نہ آئی کہ زلزلہ سے عبرت کے طور پر کسی نے پچھلے گناہوں کی توبہ کر کے آئندہ پاکیزہ

زندگی اختیار کرلی ہے' نہ خدا تعالیٰ کی گرفت کے خوف اور دوبارہ زندگی کے شکریہ میں ملک کے مروجہ فرنگی قانون وغیر شرعی دستور میں کوئی تبدیلی آئی ۔ نہ ظالم عادل اور فاسق پرہیز گار ہوئے' نہ بے نمازوں نے نمازیں شروع کیں' نہ مسجدوں میں نمازیوں کی کمی اور سینماؤں کے تماش بینوں کی زیادتی میں فرق واقع ہوا' نہ داڑھی منڈانے کترانے والوں نے انگریزی وضع قطع کی بجائے محمدی (ﷺ) شکل وصورت اختیار کی' نہ سود ورشوت وغیرہ حرام کاروبار میں کمی آئی' نہ گانے بجانے کی رونق ختم ہوئی' نہ حیاسوز زنانہ تصاویر اور فحش اشتہارات ومضامین پر قدغن لگی' نہ سرخی وپاؤڈر زدہ بے پردہ وحیاء باختہ عورتوں کی بے پردگی وآزادی کم ہوئی' نہ مغرب زدگی فیشن پرستی نفسانیت اور فرنگی ذہن وفکر اور بود وباش میں فرق آیا۔ ع......وائے بر ما وائے بر احوالِ ما

کاش: پاکستان وآزاد کشمیر کے باشندگان اس زلزلہ کی شدت کا صحیح طور پر احساس کرتے' جس سے ان کے ملک وان کی زندگی میں ایک روح پرور روحانی انقلاب آتا ﴿﴾ جس قوم کے واسطے زلزلہ کا شدید جھٹکا بھی عبرت وہدایت کیلئے کافی نہیں وہ قوم اور کس اقدام سے روبہ اصلاح ہوگی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا؟ **وما علینا الا البلاغ المبین** ۝

زلزلہ کی تباہ کاریاں

ع......ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنے والا

۱۵۵۶ء میں سانسی' چین میں جو زلزلہ آیا تھا اس میں آٹھ لاکھ ۳۲ ہزار افراد لقمہ اجل بنے۔ ۱۷۳۷ء میں کلکتہ کے زلزلہ میں تین لاکھ افراد کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ۱۷۵۷ء میں لزبن پرتگال کے ۸۰ ہزار افراد زلزلے کے سبب سے مارے گئے۔ ۱۸۹۳ء میں بحر ہند کے ایک ساحلی علاقہ وائی پل میں جو زلزلہ آیا تھا اس میں قریباً ڈیڑھ لاکھ افراد ہلاک ہو گئے۔ ۱۹۰۸ء میں سسلی میں ستر ہزار افراد زلزلے کی نذر ہو گئے۔ ۱۹۳۰ء میں کانسی کے زلزلہ میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار افراد موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ ۱۹۲۳ء میں ٹوکیو میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ انسان زلزلے کا شکار ہو گئے۔ ۱۹۵۵ء کے اوائل میں ایران اور ترکی کے متعدد مقامات پر بھی خوفناک زلزلے آئے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) (ماخوذ)

۱۹۳۵ء میں کوئٹہ میں زلزلہ نے شدید تباہی مچائی۔

درس حدیث

حالاتِ حاضرہ حاضر وناظر نبی غیب داں کی نظر میں

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا' جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اگر قوم اب بھی نہ سنبھلی' اصلاح احوال کی کوشش نہ کی' تن آسانی وعیش کوشی سے باز نہ آئی تو اسی طرح مصیبت پر مصیبت آتی رہے گی

صادق ومصدوق' عالم ما کان وما یکون' نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) اِذَا اتُّخِذَ الْفَیُٔ دِوَلًا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت بنالیا گیا

(۲) وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا اور امانت کو غنیمت بنالیا گیا۔

(۳) وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا گیا۔

(۴) وَتُعَلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ اور علم دین کیلئے حاصل نہ کیا گیا۔

(۵) وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ وَعَقَّ اُمَّہٗ

آدمی بیوی کا فرمانبردار اور ماں کا نافرمان بن گیا۔

(۶) وَاَدْنٰی صَدِیْقَہٗ وَاَقْصٰی اَبَاہُ

اور اُس نے دوست کو نزدیک اور باپ کو دُور کردیا۔

(۷) وَظَھَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ

اور مسجدوں میں خلاف شرع آوازیں بلند ہونے لگیں۔

(۸) وَسَادَالْقَبِیْلَۃَ فَاسِقُھُمْ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلُھُمْ

قبیلہ کے سردار فاسق اور قوم کے سربراہ ذلیل لوگ بن گئے۔

(۹) وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَۃَ شَرِّہٖ

اور آدمی کے شر کے خوف سے اس کی عزت ہونے لگی۔

(۱۰) وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ

اور گانے والی ایکٹرسیں اور باجے ظاہر ہو گئے۔

(۱۱) وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ اور شرابیں پی جانے لگیں۔

(۱۲) وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا

اور اُمت کے آخری لوگ اُمت کے پہلے لوگوں کو بُرا بھلا کہنے لگے۔

انجام

فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَاء

پس ان مذکورہ امور کو ظاہر ہونے پر انتظار کرو سرخ آندھیوں کا۔

وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَ مَسْخًا وَ قَذْفًا اور زلزلوں کا اور زمین میں دھنسنے کا۔

وَاٰیَاتٍ تَتَابَعَ اور صورتیں مسخ ہونے اور اوپر سے پتھراؤ ہونے کا۔

کَنِظَامٍ قُطِعَ اور دیگر پے در پے نشانیوں (مصیبتوں) کا اس طرح جیسے سِلْکُہٗ تسبیح کا دھاگا ٹوٹ جانے سے اُس کے دانے پے در پے فَتَتَابَعَ گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۰)

الاعتصام کی تائید: حدیث مذکور جو بحوالہ مشکوٰۃ شریف منقول ہوئی' اسے مسلک اہلحدیث کے داعی و ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے بھی یکم شوال المکرم ۱۴۲۶ھ کی اشاعت میں متن حدیث و ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے بلکہ اس کا منظوم ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔ ترجمہ کے بعض اشعار درج ذیل ہیں

اک زمانہ میری اُمت پر یقیناً آئے گا
جس میں چھا جائے گا دنیا پر جہالت کا غبار
مخبرِ صادق رسول اللہ کا یہ ارشاد ہے
جو صداقت پر ہے مبنی اور حق پر استوار

(الاعتصام لاہور بحوالہ مذکورہ)

الاعتصام: کے منظوم ترجمہ حدیث میں ع......اک زمانہ میری اُمت پر یقیناً آئے گا
کے الفاظ سے بالیقین ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً حاضر و ناظر اور نبی غیب دان ہیں، جنہوں نے ۱۴ سو سال قبل تمام آنے والے حالات کا بفضلہٖ تعالیٰ بنورِ نبوت مشاہدہ بھی فرمالیا اور بیان بھی کر دیا اور تمام محدثین وائمہ حدیث نے اس حدیث پر وثوق و یقین کر کے اسے اپنی کتب حدیث میں نقل کر کے اُمت تک پہنچا دیا۔ اس حدیث و تفصیل کے باوجود اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرے تو اس کے گستاخ و بدعقیدہ ہونے میں کوئی صحیح العقیدہ مسلمان کیسے شک کر سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی آپ کے اس فرمان سے بھی تائید و تصدیق و توثیق ہوتی ہے، جو بعینہٖ اس حدیث کی تائید و تصدیق ہے، جو طبرانی نے معجم کبیر میں نعیم بن حماد (استاذ امام بخاری) نے کتاب الفتن اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللّٰہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ ...... یعنی بے شک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اُٹھالی تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں، جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ اس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے روشنی فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی۔

(بحوالہ انباء المصطفےٰ (ﷺ) از امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ)

سبحان اللہ! ''الاعتصام'' کی نقل کردہ منظوم حدیث و حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ نے دنیا آپ کے سامنے کر دی اور آپ نے دنیا اور جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ملاحظہ بھی فرمالیا اور بیان بھی فرما دیا۔ اسی لئے ''الاعتصام'' کے بقول آپ نے آج ان دنوں کے حالات و واقعات بھی واضح طور پر بتا دیئے۔

بہرحال: مذکورہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں ثابت ہوگیا کہ نبی غیب دان (ﷺ) عالمِ ماکان وما یکون ہیں یعنی جو کچھ ہوچکا اور جو کچھ ہونے والا ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب کا علم عطا فرمایا اور عالم ما کان وما یکون بنایا ہے۔ "اہلحدیثوں" وہابیوں کو معلوم ہو یا نہ معلوم ہو قارئین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امام الوہابیہ نواب صدیق حسن نے نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ماکان وما یکون ہونے کے موضوع پر مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے: "الازاعہ ماکان وما یکون بین یدیٰ ساعۃ" جس میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں آپ کا عالم ماکان وما یکون ہونے اور قیامت تک ہونیوالے چھوٹے چھوٹے حالات وواقعات بیان فرمانے کو بحوالہ احادیث تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اگر اب بھی اہلحدیث کہلانے والے نبی غیب دان ﷺ کے علم غیب وعالم ماکان وما یکون ہونے کا انکار کریں تو انہیں چاہیئے کہ "اہلحدیث" کی بجائے تارک حدیث کہلائیں اور "اہلحدیث" کا جھوٹا لیبل لگا کر لوگوں کو مغالطہ نہ دیں: ؎ صادق ہوں اپنے قول میں صادق خدا گواہ

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

ہو سکے تو یہ پیاری دعائیں یاد کرلیں

امیرِ دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری نے مرکز فیضان مدینہ کراچی میں ہفتہ وار اجتماع میں آفات وبلیات سے محفوظ رہنے کیلئے پنجگانہ نماز باجماعت کی پابندی کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ کا ایک وظیفہ بتایا' جو اس وظیفہ کو صبح وشام پڑھ لیا کرے گا انشاء اللہ عزوجل ان آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَوَلَدِىْ وَاَهْلِىْ وَ مَالِىْ

ایک اور دُعا: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ مذکورہ دعا نماز فجر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد تین تین بار پڑھ لی جائے اوّل وآخر درود پاک پڑھ لیں۔ ﴿﴾ کھانا کھانے سے پہلے بھی یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ ﴿﴾ ہو سکے تو یہ دعائیں خود بھی یاد کرلیں اور بچوں کو بھی یاد کرائیں اور دوست واحباب کو بھی توجہ دلائیں۔

زلزلہ کو ایک سال بیت گیا ہم کہاں ہیں؟

۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو آزاد کشمیر کے خوشحال علاقوں مظفر آباد، راولاکوٹ اور باغ میں زلزلہ نے چند سیکنڈ میں علاقے کی تقریباً ۷۵ فیصد آبادی کو کس طرح زندگی اور موت سے دوچار کیا۔ سوچتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آج تک اس حقیقت کو نہیں سمجھا گیا کہ یہ سب کچھ پروردگار کی طرف سے امتحان تھا' گنہگاروں کا بھی اور تہجد گزاروں کا بھی جو ملبے کے نیچے آ کر ہمیشہ کیلئے زندگی کھو بیٹھے۔ راقم ایک سال سے ان آہوں سسکیوں اور چیخوں کو نہیں بھلا سکا جو عمارتوں کے ملبے کے نیچے بچاؤ بچاؤ کی آوازوں کے ساتھ آتی تھیں۔ آج بھی بے شمار لاشیں برفانی تودوں کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ راقم کے مکان کے سامنے سی ایم ایچ' پیچھے پوسٹ گریجوایٹ زنانہ کالج اور مشرق کی طرف ریڈیو پاکستان کالونی اور پوسٹ گریجوایٹ کالج (اولڈ کیمپس یونیورسٹی) تقریباً چند سو گز کے فاصلے پر تھا' ان کا وجود نہ دیکھ کر کچھ سوجھتا ہی نہ تھا کہ یہ کیا ہوا؟ پوسٹ گریجوایٹ زنانہ کالج میں سات سو سے زائد طالبات اور سٹاف ممبران ملبے کے نیچے چیختے چلاتے رہے'' بچاؤ بچاؤ کی صدائیں دیتے رہے'' کس نے بچانا تھا؟ کس نے ملبہ اٹھانا تھا جب بچانے والے (اللہ تعالیٰ) کی ہی یہ مرضی تھی۔ اس وقت بھی جب یہ سطریں تحریر کر رہا ہوں مجھے ان بچوں اور بیٹیوں کی بچاؤ بچاؤ کی صدائیں آ رہی ہیں۔ گھر کے ساتھ ہی اسلام آباد سکول تھا ہاسٹل اور پلازہ تھا وہاں ان ننھے منے بچوں کی آوازیں آ رہی تھیں ''جو پھول کھلتے ہی مرجھا گئے'' کی مثال بن چکے تھے۔ ان کی آوازوں سے دل دہل جاتے تھے۔ یونیورسٹی کالج اولڈ کیمپس گیا تو وہاں ایک ہزار کے قریب طلبہ و طالبات سٹاف ممبران اور پروفیسر صاحبان کی بچاؤ بچاؤ کی چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ کسی کو کچھ پتہ نہ تھا کہ کون کہاں تھا؟ چند طلبہ یونیورسٹی کالج گراؤنڈ میں لاکھوں ٹن ملبہ اٹھانے کی ناکام کوشش کرنے لگے۔ ریڈیو کالونی سے بھی بچاؤ بچاؤ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ نہ پولیس نہ آرمی۔ معلوم ہوا وہ بھی متاثر ہوئے ہیں۔

قارئین کرام! اکثر لوگوں کا یہ خیال تھا کہ زلزلے کے بعد آزاد کشمیر کے ہم سب لوگ توبہ کریں گے اپنی خطاؤں اور گناہوں کی پروردگار عالم سے معافی چاہیں گے۔ جن کا کوئی نقصان نہیں ہوا وہ اظہار تشکر کر کے ایک صالح زندگی کا آغاز کریں گے لیکن راقم نہایت افسوس سے یہ محسوس کرتا ہے کہ ہم نے ابھی تک زلزلے سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ ہم گناہوں کی دلدل میں پھنستے جا رہے ہیں۔ بے پردگی و بے حیائی' عریانی و فحاشی' جھوٹ فسق و فجور رشوت جاری ہے۔ اخبارات میں شہریوں کے جو شکایتی مراسلے دیکھنے میں آتے ہیں انہیں پڑھ کر شدت سے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ ہم نے خدانخواستہ کوئی سبق سیکھا ہے نہ ہی توبہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اگر ۸ اکتوبر کا زلزلہ مکافات عمل کا نتیجہ تھا تو کسی اور آفت کو یقیناً عذاب الٰہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ سب سے زیادہ پکڑ ارباب اختیار سیاستدانوں' تاجروں' بیوروکریٹس اور ہم سوچنے والوں کی ہوگی جو اللہ کے خوف سے عاری دکھائی دیتے ہیں۔ (مکتوب مظفر آباد۔ جی ایم مفتی روزنامہ خبریں یکم اکتوبر ۲۰۰۶ء)

تباہ کن زلزلہ کے ناقابل فراموش واقعات

زلزلہ کے متعلق ایک مجذوب کی پیش گوئی

؎ کوئی سمجھے تو کیا سمجھے، کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد کا (ﷺ)

زلزلے کے حوالے سے سائنسی تحقیقات، علمی اور تحقیقی کاوشوں کے ساتھ ساتھ کئی ایسی داستانیں اور کہانیاں بھی سننے کو ملی ہیں جو انتہائی دلچسپ لیکن سبق آموز ہیں۔ ایسی ہی ایک داستان آزاد کشمیر کے شہر باغ کے لوگ بھی بتاتے ہیں۔ ان کے مطابق ''یہاں رہنے والے ایک مجذوب نے زلزلہ آنے سے ایک ماہ پہلے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ'' ہولناک زلزلہ آنے والا ہے، توبہ استغفار کرلو، شہر کو چھوڑ دو......'' ❖ زلزلہ آنے سے ایک دن پہلے بھی اس مجذوب نے کئی گھروں پر دستک دی اور کنڈیاں کھڑکا کر صدا لگائی کہ'' زلزلہ آنے والا ہے، توبہ استغفار کرلو، شہر کو چھوڑ دو''۔ اس کی یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ'' زلزلہ آنے سے پندرہ منٹ پہلے مجذوب نے اپنے گھر میں سوئے ہوئے بھائی کو جگایا اور کہا کہ'' اُٹھ جا! زلزلہ آنے والا ہے، استغفار کر اور گھر سے باہر نکل آ'' اس کے بھائی نے بھی اس کی بات کو اہمیت نہ دی اور سویا رہا پھر ہولناک زلزلے نے مجذوب کے بھائی سمیت باغ شہر کے ہزاروں لوگوں کی جان لے لی۔ زلزلے کے بعد تباہ حال باغ شہر کی سڑکوں اور گلیوں میں یہ مجذوب مخصوص ہنسی کے ساتھ کئی جگہ یہ کہتے سنائی دیا کہ'' بہت سمجھایا مگر نہ سمجھے! نہ توبہ استغفار کی اور نہ شہر چھوڑا، اب رونا کس بات کا؟'' ❖ کہتے ہیں کہ زلزلہ آنے کے وقت کا تو کسی کو پتہ نہیں۔ اس کا اندازہ تو جدید سائنسی آلات اور جیولوجسٹ بھی نہیں کر سکتے پھر ایک مجذوب کو (جسے عام دنیا پاگل اور ناسمجھ کہتی ہے) اس کا علم کس طرح ہو گیا؟ یہ وہ سوالات ہیں جو میرے سمیت بھی قارئین کیلئے تجسس کا باعث ہیں۔ زلزلے کے حوالے سے جو چشم دید واقعات سننے میں آ رہے ہیں وہ

اس قدر حیران کن اور دہلا دینے والے ہیں کہ جن کا تصور بھی مشکل ہے۔ایسے حقائق یا کہانیاں پہلے سننے میں نہیں آئیں زلزلے سے متاثر ہونے والے لوگوں نے تکرار سے یہ ذکر کیا ہے کہ زلزلے سے پہلے دل اور دماغ کو دہلا دینے والی آوازیں سنی گئیں۔ ❖ بالاکوٹ سے آنے والے ایک شخص نے بتایا کہ ''زلزلہ آنے سے پہلے ہم نے ایک عجیب نوعیت کی خوفناک آواز سنی' ہمارے سامنے والا پہاڑ زمین سے اچھلا' ایک دم دھند اور دھواں چھا گیا' بڑے بڑے پتھروں کے گرنے کی آوازیں آئیں۔لوگوں کی چیخ و پکار اور آہ و بکا نے ہلا کر رکھ دیا۔دھند چھٹی تو پہاڑ اپنی بلندی کھو چکا تھا پہاڑی ڈھلان پر آباد بستیوں کا نام ونشان مٹ چکا تھا۔بستیوں میں مقیم آبادی میں کوئی زندہ نہ بچا''۔ایک اور صاحب بتا رہے تھے کہ'' بالاکوٹ کے علاقے میں بہنے والے دریائے کنہار کے کنارے آباد دیہات یا تو دریا برد ہو گئے یا پہاڑی تو دوں کے نیچے دب کر قبرستان بن گئے۔ ❖ دریائے نیلم میں بھی کئی جگہ ایسی صورتحال رپورٹ ہو چکی ہے۔کئی جگہ چشموں کے پانی ختم ہو گئے اور کئی جگہ نئے چشمے نکل آئے۔کئی پرانی جھیلیں گم ہو گئیں اور کئی جگہوں پر چھوٹے چھوٹے تالاب اور جھیلیں بن گئیں۔ ایک مانسہرہ اور الائی سے چند ایسے زخمی افراد بھی اسلام آباد کے ہسپتال میں لائے گئے جن پر سکتہ طاری تھا۔ان کے منہ (دونوں جبڑے) کھلے ہوئے تھے۔آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں دونوں ہاتھ کندھوں تک اوپر اُٹھے ہوئے تھے۔ڈاکٹروں نے جبڑوں اور کندھوں کے پٹھوں کے آپریشن کر کے انہیں نارمل کیا۔ان لوگوں کا کہنا تھا کہ'' وہ اپنے علاقے میں مکئی کی فصل کاٹ رہے تھے کہ اچانک ایک زوردار آواز نے ہمیں سامنے والے پہاڑ کی طرف متوجہ کیا۔یہ آواز دھماکے سے زیادہ خوفناک اور چیخ سے بھی زیادہ کاٹ رکھتی تھی۔ہم نے دیکھا کہ چند سیکنڈ کیلئے پہاڑ زمین سے اچھلا اور پھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔قیامت کا منظر تھا۔وہ منظر ہماری آنکھوں اور دماغ میں پیوست ہو گیا۔ہمیں نہیں معلوم کہ یہ منظر کب اور کس طرح ہمارے سامنے سے ہٹا۔ہمیں اب پتہ چلا کہ زلزلہ آیا اور تباہی ہوئی۔ہمارے عزیز و اقارب کس حال میں ہیں' ہمیں کچھ پتہ نہیں۔(روزنامہ نوائے وقت ۱۳اکتوبر ۲۰۰۵ء)

اُف توبہ! پتھر پھٹ گئے' پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گئے لیکن قوم کی بداعمالی میں کوئی فرق نہ آیا

مدیران اخبارات ورسائل کی بے حسی وبیخوفی

۳رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ مطابق ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے ہمہ گیر زلزلہ نے یوں تو دنیا بھر کو جھنجھوڑ دیا اور بالخصوص پاکستان بھر کے عوام وخواص کو ہلا کر رکھ دیا اور خون کے آنسو رُلا دیا۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ پتھر پھٹ گئے' بڑے بڑے پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گئے مگر قوم کی بدعملی عیاشی اور فحاشی بے پردگی و بے حیائی حرامکاری وحرامخوری ظلم وستم اور جرائم کی گرم بازاری میں کوئی فرق دیکھنے میں نہیں آیا اور نہ ہی حکمرانوں میں خوف خدا سے کوئی تبدیلی واقعہ ہوئی۔ گویا:

ع...... وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

جبکہ زلزلہ کے وقت صورتحال یہ تھی کہ:

ـ ذرا گر آ جاتے دو چار اور جھٹکے
نہ کوئی جنازہ اٹھتا نہ کوئی امام ہوتا

جیسا کہ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں کس مپرسی اور افراتفری کی صورتحال دیکھنے میں آئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ٥

بالخصوص: یہود ونصاریٰ کی پیروکار بے غیرت صحافت اور اخبارات ورسائل کے مدیران وایڈیٹران نے نہایت مردہ دلی' بے حسی ومنافقت کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ نام نہاد صحافی وان کی بے غیرت صحافت کی منافقت کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے ماہِ رمضان وزلزلہ کی قیامت صغریٰ ومصیبت کبریٰ کے دوران رمضان المبارک کے متعلق اعلیٰ سے اعلیٰ تبلیغی احکام ومضامین کی بالاہتمام اشاعت وزلزلہ زدگان کے متعلق درد وغم کی تصاویر ومضامین اور دعا واستغفار کے متعلق بڑے دردناک وعبرتناک مضامین کی مسلسل اشاعت کے باوجود نہایت منافقت و بے غیرتی اور سنگدلی کا مظاہرہ کیا اور اپنی بے حیائی و ضمیر فروشی میں کچھ بھی فرق نہیں آنے دیا اور

نظر کی بدکاری وزناکاری: کے فروغ کیلئے حیاباختہ و بے پردہ عورتوں کی وہی عریاں ونیم عریاں حیاسوز وایمان کش پُرکشش وجاذبِ نظر تصاویر کی بھرمار وسنڈے ایڈیشن اور میگزینوں کی

صورت میں کاغذی چکلوں اور کنجر خانوں کا فروغ و شیطانی اڈوں سینماؤں کے کافرانہ اداؤں پر مشتمل طوائفوں، کنجریوں کے اشتہارات کی بالا اہتمام اشاعت سے بے غیرت صحافت و ان اخبارات و رسائل نے زلزلہ زدگان کے زخموں پر نمک چھڑکنے اور مہذب و حیاء دار شرافت پسند لوگوں کے دلوں کو مجروح کرتے ہوئے ان ظالموں کو کچھ بھی حیا نہیں آئی اور شرم نہ خوف خدا کا کوئی احساس تک نہ ہوا اور ان ظالموں نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ جن عورتوں کی تصاویر کو اس طرح پُرکشش و جاذب نظر بنا کر شائع کرتے ہیں، انہی جیسی عورتیں ان کی مائیں بہنیں اور لڑکیاں ان کے گھروں میں بھی موجود ہیں اور اس طرح در پردہ وہ ان کی بھی نمائش کر رہے ہیں۔ ﴿﴾ اور نہ ہی ان اخبارات کے مدیران و ایڈیٹران کے گھروں میں مستورات نے انہیں یہ غیرت دلائی ہے کہ اس طرح تم ہم سب زنانہ برادری اور عورت کو بازاری جنس بنا کر سب کو تذلیل و حسن فروشی وزن فروشی کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہو۔ ع ...... ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

ے جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے ﴿ظالمو!﴾ کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

رنگِ معصیّت وہی ہے زلزلے کے بعد بھی — قائم اپنی سرکشی ہے زلزلے کے بعد بھی
کاش باز آ جائیں ہم اب ہی برے افعال سے — آہ! دھرتی ہل رہی ہے زلزلے کے بعد بھی
بستیوں کی بستیاں ویران ہو کر رہ گئیں — زندگی سہمی ہوئی ہے زلزلے کے بعد بھی
سر چھپاتے پھر رہے ہیں نیک دل جذبے ہنوز — سینہ تانے ہر بدی ہے زلزلے کے بعد بھی
میڈیا کو کچھ خدا کا خوف کرنا چاہیئے — غلبۂ بے پردگی ہے زلزلے کے بعد بھی
ہوتے ہوتے ہی خوشی سے رابطہ ہو گا بحال — آس ملبے میں دبی ہے زلزلے کے بعد بھی
ہم نہ بدلے تو بدل کر وقت رکھ دے گا ہمیں — نیتوں میں کج روی ہے زلزلے کے بعد بھی
دین سے فیضاؔن ہم افسوس اب بھی دور ہیں — قوم دنیا میں کھبی ہے زلزلے کے بعد بھی

وارننگ: جلتی ہوئی پہ تیل کا چھڑکاؤ کس لئے؟ کچھ تو خدا کا خوف لِلّٰہ کیجئے
مہنگائی لوٹ مار فحاشی کو چھوڑیئے اک اور زلزلہ کو نہ آواز دیجئے

(از: فیض رسول فیضاؔن)

میں ایک قبرستان کا وزیر اعظم ہوں

؎ دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

مظفر آباد (رائٹرز) سردار سکندر حیات خاں کا کہنا ہے کہ "وہ وزیر اعظم ہیں ایک قبرستان کے۔ تباہ شدہ دارالحکومت کے ایک خیمے میں بیٹھ کر وہ نقصانات کا تخمینہ لگا رہے ہیں۔ وہ زلزلے کے بعد اب تک سوئے نہیں"۔ ❁ رائٹرز کے ساتھ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا "یہ بہت بڑی قدرتی آفت ہے۔ کشمیر بالکل مفلوج ہو گیا۔ گذشتہ دو روز سے ہم زمین کھود رہے ہیں، لاشیں نکالنے کیلئے یا دفنانے کیلئے کشمیر قبرستان بن چکا ہے"۔ ❁ انہوں نے کہا کہ "اگر صورتحال میں بہتری نہ آئی تو یہاں وبائی امراض پھیلنے کا خدشہ ہے۔ بچوں کی لاشیں لینے والا کوئی نہیں، متاثرہ علاقوں میں پوری نسل تباہ ہو گئی ہے، ضلع باغ میں ہر دوسرے گھر پر موت نے دستک دی ہے، لوگوں کے پاس کفن لینے کیلئے بھی پیسے نہیں"۔ ❁ نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ "مظفر آباد کا راستہ کھلنے کے بعد امدادی ٹیمیں شہر میں داخل ہوئیں تو سب سے پہلے مُردوں نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا، کیونکہ فضا میں سخت تعفن پھیل چکا ہے"۔ ایک تصویر میں مظفر آباد کی کسی عمارت کے برآمدے میں لاشوں کی قطار دفن کرنے والوں کے انتظار میں ہے۔ اے ایف پی کا کہنا ہے کہ "آزاد کشمیر، صوبہ سرحد اور شمالی علاقوں میں بستیاں اس طرح ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئی ہیں جیسے ان پر کارپٹ بمباری کی گئی ہو"۔ ❁ مظفر آباد باغ، بالاکوٹ، گڑھی حبیب اللہ اور ہزاروں بے نام بستیاں ویرانے کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ ❁ اقوام متحدہ کے ریلیف ادارے کے سربراہ کا کہنا ہے کہ شہروں کے شہر، قصبوں کے قصبے اور بستیوں کی بستیاں اس حد تک تباہی کا شکار ہو گئی ہیں کہ ملبے کے نیچے دبے ہوئے افراد کو باہر نکالنا ایک چیلنج بن گیا ہے اور جو بچ گئے ہیں وہ کھلے آسمان تلے بھوکے پیاسے زخموں سے چور بیٹھے ہیں۔ ان کیلئے پانی، خوراک، کمبلوں، خیموں اور دواؤں کی فوری اور اشد ضرورت ہے"۔ ❁ صوبہ سرحد میں ۶۰ ہزار ہلاکتوں کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے، سینئر صوبائی وزیر سراج

الحق نے کہا ہے ''اصل تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے اور علاقوں میں امداد نہیں پہنچ سکی۔ امدادی ٹرکوں کے قافلے ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر پھنسے ہوئے ہیں۔ ہیلی کاپٹروں اور سی ۱۳۰ کے اترنے کا کوئی انتظام نہیں، اس لئے امدادی اشیاء فضا سے گرائی جا رہی ہیں جو گہری کھائیوں میں گر کر ضائع ہو رہی ہیں''۔ ❖ بی بی سی ڈاٹ کام کے مطابق لوگوں کا فاقوں سے بُرا حال ہے اور وہ فوج کی نگرانی میں پہنچنے والے امدادی سامان کے ٹرکوں پر ٹوٹ رہے ہیں۔ پٹرول پمپوں پر بھی یلغار کر دی گئی ہے تا کہ پٹرول کو چھڑک کر آگ جلا کر سردی کی شدت سے بچا جا سکے۔ لوگوں کا غم اب غصے میں تبدیل ہو رہا ہے اور وہ سوال کر رہے ہیں کہ ان تک امدادی ٹیمیں کب پہنچیں گی؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے پاس وسائل کی کمی ہے لیکن یہ کمی اتنی بھی سنگین نہیں کہ ہم ابتدائی امدادی انتظامات بھی نہ کر سکیں۔ لوگ تو اپنے ناخنوں سے ملبہ ہٹاتے اور مسلسل قبریں کھودتے کھودتے تھک چکے ہیں۔ ان کی مدد کیلئے بہترین طریقہ پیشہ ور افراد کو متاثرہ علاقوں میں ہیلی کاپٹروں کے ذریعے فوری طور پر پہنچانا ہے۔ ریلیف سامان کی تقسیم کے سلسلے میں بھی مکمل دیانت اور چابکدستی کے مظاہرے کی ضرورت ہے تا کہ جو بچ گئے ہیں انہیں زندہ رہنے کا حوصلہ دیا جا سکے۔ (پریس نوٹ)

آنکھوں دیکھا منظر' یہ قیامت تھی

زلزلے نے چند منٹوں میں مظفر آباد شہر اُلٹ دیا' پہاڑ ٹوٹ کر گرتے رہے۔ (عینی شاہدین)

''زمین تنگ نظر آ رہی تھی' تو دے گرتے تھے' نیچے دریا تھا ہم کہاں جاتے''۔ (معمر شہری)

''جہاں جائیں سر چھپانے کی جگہ نہیں''۔ چوک میں بیٹھے نوجوانوں کی دُکھ بھری داستان

مظفر آباد: (زاہد حسین مشوانی سے) آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں ہر طرف خوف اور غم لوگوں کے چہروں پر عیاں ہے۔ شہر میں بجلی کا نظام مفلوج ہونے کی وجہ سے سرِ شام اندھیرے چھا جاتے ہیں' جب شہر کا دورہ کیا تو ہر طرف خاموشی تھی۔ سڑکوں' چوراہوں' کھلی جگہوں پر کھلے آسمان تلے سخت سردی میں لوگ رات گزارنے پر مجبور تھے۔ نوجوانوں کی ٹولیاں چوراہوں میں بیٹھی تھیں۔

تاہم شہر بھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ایک ۶۰ سالہ بزرگ نے بتایا کہ "ان واقعات اور حالات کے بارے میں سابق قوموں کے بارے میں سنا تھا لیکن آج خدا نے اپنی سرزمین پر دکھا دیا ہے، یہ ہمارے گناہ ہیں۔ ﴿﴾ بے حیائی، عریانی، فحاشی عروج پر تھی، بڑے چھوٹے کی تمیز ختم تھی، خدا کی نافرمانی ہو رہی ہو تو ان حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے"۔

زلزلہ اور تباہی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ "یہ ایک قیامت تھی، چند منٹوں میں ہنستے بستے شہر کو الٹ کر رکھ دیا۔ زمین تنگ نظر آ رہی تھی۔ پہاڑوں سے دیو قامت تودے گرتے رہے۔ نیچے دریا تھا ہم کہاں جاتے۔ ہم خدا کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں ایک موقع دیا ہے اور زندگی دوبارہ عطا کر دی ہے۔ نوجوان لڑکوں کی ایک ٹولی ٹوٹی ہوئی ریسکیو ون فائیو کی عمارت کے قریب چوک میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ "کہاں جائیں، سر چھپانے کی جگہ نہیں۔ یہ وقت تو کسی پر بھی آ سکتا ہے"۔ زلزلہ کی شدت اور تباہی کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ "یوں جھٹکے تھے جس طرح کسی برتن میں پانی کو اچھالا جائے"۔ تمام لوگ کانوں کو ہاتھ لگا لگا کر واقعہ سناتے رہے۔ ملک سے امدادی سامان لے کر ٹرک اور دوسری گاڑیوں کے قافلے آزاد کشمیر میں مظفر آباد، باغ راولا کوٹ اور دوسرے علاقوں کو رواں دواں ہیں جبکہ راستے میں زلزلہ سے متاثرہ بڑی تعداد میں دوسرے گاؤں اس امداد سے محروم ہیں۔

مری کے متعدد علاقے بری طرح متاثر ہیں۔ بیروٹ، چھتر، کہالہ کے متعدد دیہات میں تباہی ہوئی ہے۔ یہ لوگ سڑک پر امدادی سامان کا انتظار کرتے اور دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ پھگواڑی اور گرد و نواح کے علاقے میں اکثر لوگوں کے مکانات تباہ ہوئے ہیں۔ کہالہ کے قریب برسالہ نامی گاؤں میں ۸۰۰ گھر آباد تھے ان میں چند گنتی کے گھر بچے ہیں۔ باقی تمام گھر ملبے کا ڈھیر بن گئے ہیں ان کے نیچے لاشیں اب بھی پڑی ہوئی ہیں۔ میڈیا پر صرف بڑے شہروں کو تباہ شدہ دکھایا جاتا ہے جبکہ ارد گرد کے درجنوں دیہات کی طرف کوئی بھی نہیں دیکھتا۔ جرمن ماہرین کی ٹیم جدید مشینری اور ساز و سامان کے ساتھ مظفر آباد پہنچ گئی۔ یہ ٹیم ملبے کے نیچے دبے زندہ بچ جانے والوں کی تلاش بھی کرے گی تاہم اب کافی دیر ہو گئی ہے۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ پہلے دن سے تلاش شروع کی جاتی تو

لوگوں کو بچایا جا سکتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں لاشیں اب بھی بلند و بالا عمارتوں' مکانات' دوکانوں کے ملبے کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ زلزلہ سے مظفر آباد جانے والی سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی' شہر کی سڑکیں بھی تباہ حال ہیں۔ آزاد کشمیر میں زلزلہ سے متاثرہ لوگ سب سے پہلے خیموں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کے پاس کھانے پینے کی اشیاء تو اکثر مقامات پر پہنچ گئی ہیں۔ تاہم سر چھپانے کے لئے ٹینٹ موجود نہیں۔ مظفر آباد جانے والی شاہراہ پر جا بجا چھوٹے چھوٹے پوسٹر لئے لوگ کھڑے ہوئے ہیں ان پوسٹروں پر" ہم خیمے چاہتے ہیں مدد۔ مدد" لکھا ہوتا ہے۔ (پریس نوٹ)

افسوس کہ مظفر آباد' باغ' بالاکوٹ وغیرہ میں زلزلہ سے شدید تباہی کے باوجود

آج کل

آج کل مفقود ہے پابندئ صوم و صلوٰۃ
اوّل شب ہے سینما خواب ہے وقت سحر

عورتیں پھرتی ہیں بازاروں میں مردوں کی طرح
اور مردوں پر نسائیت کا ہے غالب اثر

ہو گئی بنیادِ قصر ملت بیضا خراب
الحذر زیں رخنہ سازانِ ستم گر الحذر

کیوں نہ آئے ایسے لوگوں پر عذاب سرمدی
جو ہمیشہ ہیں خلاف حکم قرآن و خبر

ہم نے دیکھا ہے کہ جو پھرتا ہے اس دربار سے
شومئی قسمت پھراتی ہے اُسے پھر دربدر

ہے تگ و دو روز و شب دنیائے دوں کے واسطے
دین حق سے ہوتا جاتا ہے زمانہ بے خبر

اُمت مرحوم پر پھر ہو نگاہ مرحمت
ہے تجھی سے ہی دعاؤں میں خداوندا اثر

دور ہو جائیں مسلمانوں سے سارے تفرقے
چھائے پھر اَبر بہاراں گلشن اسلام پر

(نتیجہ فکر: مولانا حکیم محمد عبدالحی صاحب سیالکوٹ)

پنج گنج قادریہ پڑھیں اور دین و دنیا کے خزانے حاصل کریں

- بعد نماز فجر سو مرتبہ یَا عَزِیْزُ یَا اللہ
- بعد نماز ظہر سو مرتبہ یَا کَرِیْمُ یَا اللہ
- بعد نماز عصر سو مرتبہ یَا جَبَّارُ یَا اللہ
- بعد نماز مغرب سو مرتبہ یَا سَتَّارُ یَا اللہ
- بعد نماز عشاء سو مرتبہ یَا غَفَّارُ یَا اللہ (اوّل و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھ لیں)

لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ (پارہ۱۱، رکوع۱۲)

''انہیں (اولیاء کرام) خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں'' (ترجمہ کنزالایمان)

زلزلہ کی تباہی کے دوران شانِ ولایت کے قدرتی نظارے

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایڈیٹر ماہنامہ جہانِ رضا رقمطراز ہیں کہ ''ہمارے ایک مخلص دوست پیر سید غلام یٰسین صاحب چشتی دھیرکوٹ ضلع باغ آزاد کشمیر کے طوفانوں سے بچ کر پچھلے دنوں ہمارے پاس آ پہنچے۔ ہم نے انہیں اچانک دیکھا تو بے خود رہ گئے پھر زلزلہ والے کے قہر سے بچانے والے کی رحمت کا نظارہ سامنے آ گیا۔ ہم اُٹھے انہیں دیکھا، گلے لگایا اور اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ وہ اپنے گھربار کی تباہی پر گفتگو کرنے لگے' اپنے عزیزوں کی جدائی پر آنسوکی جھڑیاں برسانے لگے' اپنے علاقے کی تباہی کا نقشہ پیش کرنے لگے۔ فرمانے لگے'' فاروقی صاحب! میرا علاقہ دھیرکوٹ تحصیل باغ ہے اور اس کے اردگرد کے کئی شہر زلزلے کی تباہ کاریوں کی تصویر بن گئے ہیں۔ شاید ہی کوئی مکان بچا ہو' شاید ہی کوئی بازار یا کوچہ بچا ہو' شاید ہی کوئی محل بچا ہو۔ زلزلے نے ہر چیز کو ہلا کر رکھ دیا مگر میرے گاؤں میں ایک بزرگ پیر سید فضل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے' جس پر ایک بلند و بالا گنبد ہے۔ اِردگرد ان کی اولاد اور اُن کے خلفاء کی قبریں ہیں۔ تمام کے تمام محفوظ رہے۔ میں ''باغ'' شہر میں گیا۔ مکانات، بازار، سرکاری دفاتر کا نشان نہیں ملتا مگر میں حیران ہو گیا کہ باغ شہر کے درمیان ایک ولی اللہ ''ولی نبی شریف'' اور ان کی اولاد کے مزارات محفوظ ہیں۔ ''چکار'' ایک قصبہ ہے' جو باغ سے ہٹیاں جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ سارا شہر تباہ ہو گیا' وہاں سید سکندر شاہ اور سید محمد اشرف شاہ کاظمی (رحمۃ اللہ علیہما) کے مزارات ابھی تک محفوظ ہیں''

انہوں نے بتایا'' آج مظفر آباد کا عظیم شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ آزاد کشمیر کے وزراء اپنے محلات چھوڑ کر خیمہ بستیوں میں رہ رہے ہیں۔ سرکاری افسر اپنے اپنے دفاتر کی بجائے امدادی خیموں میں ٹھہرے ہوئے ہیں مگر آپ اگر مظفر آباد کے تباہ شدہ سیکرٹریٹ میں جائیں تو اس کے عین درمیان سید علاؤالدین گیلانی علیہ الرحمۃ کا مزار ہے' وہ اپنے شان دار گنبد کے نیچے آب و تاب

سے کھڑا ہے۔ یہ سید علاؤالدین گیلانی، حضرت شاہ محمد غوث لاہوری (رحمۃ اللہ علیہما) کے صاحبزادے تھے۔ان دنوں ان کے پڑپوتے سجادہ نشین ہیں' ان کا نام سید سلیم گیلانی ہے۔ حضرت سید سلیم گیلانی، سید امیر شاہ گیلانی قادری پشاوری مرحوم کے داماد ہیں۔ان کا سارا محلہ تباہ ہو گیا ہے مگر حضرت سید علاؤ الدین گیلانی کا مزار اب تک موجود ہے' جسے ہزاروں کیمرے اپنی آنکھوں میں بند کر کے شائع کر رہے ہیں۔ ﴿﴾ مظفر آباد سے چند میلوں کے فاصلے پر سید عنایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بالکل محفوظ ہے جبکہ اس مزار کے اردگرد سارا قبرستان، سارے مکانات اور سارے گھر اینٹوں کا ڈھیر بن گئے۔ وہاں ایک ولی اللہ کا مزار نظر آتا ہے اس مزار کے گنبد کو دیکھ کر آنے جانے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ ﴿﴾ میں دریائے نیلم کے کنارے پر چلتا ہوا مظفر آباد کی سڑک پر آ رہا تھا، راستے میں دریائے نیلم کے کنارے شاہ سلطان ولی کا مزار اسی طرح کھڑا ہے جیسے یہاں زلزلہ آیا مگر دبے پاؤں گزر گیا ہو حالانکہ اردگرد کا پہاڑی علاقہ تباہ ہو چکا ہے۔شہر مظفر آباد کا سیکرٹریٹ آزاد کشمیر کا شاہی دارالخلافہ ہے۔ اس میں سرکاری دفاتر تھے۔اس کے درمیان مظفر آباد کے مشہور ولی اللہ سید سہیلی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ ہزاروں لوگ دور دور سے آتے ہیں، سیکرٹریٹ کا گیسٹ ہاؤس، سرکاری عمارات، وزراء کے ایوان اور افسروں کے دفاتر تباہ ہو چکے ہیں مگر ولی اللہ سید سہیلی سرکار کا مزار ابھی تک قائم ہے۔ ﴿﴾ مجھے بی بی سی کا ایک انگریز نمائندہ ملا' جس کے ساتھ مقامی ترجمان تھے۔ میں انہیں مزار کے اندر لے گیا' چائے پیش کی اور سہیلی سرکار کا تعارف کروایا اور انہیں کہا کہ آپ اس دربار کے ہر طرف سے فوٹو لیں اور دیکھیں کہ مزار کے درودیوار پر ایک دراڑ تک نہیں آئی۔ میں نے اکثر اخباری نمائندوں کو وہاں آتے جاتے دیکھا اور مزار کے فوٹو لیتے ہوئے پایا''۔

(اسی طرح روزنامہ خبریں ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں ایک عقیدت مند کا بیان شائع ہوا کہ جس وقت زلزلہ آیا تو میں مزار کے اندر فاتحہ پڑھ رہا تھا اور مزار کے اندر زلزلہ کا ایک جھٹکا تک محسوس نہیں ہوا لیکن جب میں مزار سے باہر آیا تو ہر طرف تباہی پھیلی تھی) سید لیٰسین شاہ فرمانے لگے'' جہاں جہاں اللہ والے آرام فرما ہیں وہ مقامات اب تک محفوظ ہیں۔ ضلع باغ میں ''سوہاوہ شریف'' میں ایک

حسنی بزرگ کا مزار ہے۔ یہ مزار و گنبد دوسرے بزرگان دین کے مزارات کی طرح محفوظ ہے۔

لمحہ فکریہ! زلزلہ کی تباہ کاریوں کے درمیان ہم نے قدرت کے یہ کرشمے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات ہماری عقلوں کے دائرے میں نہیں آسکتی کہ زلزلہ برپا کرنے والے فرشتوں کو ان مزارات سے کیا دلچسپی تھی اور انہیں کیوں چھوڑ گئے۔ ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

ے نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو...... ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

قبر جنہاں دی جیوے ہُو

بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (حدیث پاک)

نوائے وقت

منگل '6/ صفر المظفر '1427ھ '7/ مارچ 2006ء

مسلسل اشاعت کے 65 سال

اوڑی زلزلے کے باوجود کمال بلخی کی زیارت محفوظ رہی' سینکڑوں لوگوں کی حاضری

لائن آف کنٹرول پر زیارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا' معروف صوفی بزرگ بلبل شاہؒ کے ہمعصر تھے

سرینگر (کے پی آئی) لائن آف کنٹرول پر اوڑی اور کمان پل کے قریب آٹھ اکتوبر کے قیامت خیز زلزلے میں محفوظ رہنے والی کمان الدین بلخی نامی روحانی بزرگ کی زیارت لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ ہر روز سینکڑوں لوگ اس زیارت پر حاضری دیتے ہیں۔ گزشتہ سال کے قیامت خیز زلزلے نے اوڑی کے آرپار بے پناہ تباہی مچادی۔ دوسری طرف اوڑی اور کمان پل کے درمیان کنٹرول لائن کے قریب واقع کمال الدین بلخی کی زیارت کو معجزاتی طور پر کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کمال الدین بلخی 1324ء میں وارد کشمیر ہوئے۔ وہ وادی کے معروف صوفی بزرگ بلبل شاہؒ کے ساتھیوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ فوجی اہلکار نہ صرف باقاعدگی سے زیارت پر حاضری دیتے ہیں بلکہ زیارت کی دیکھ بھال اور صفائی کا بھی فوج ہی انجام دیتی ہے۔

اکتوبر ۲۰۰۵ء کا پہلا ہفتہ: کشمیر اور پاکستان کے عوام کیلئے کرب کے ساتھ شروع ہوا۔ ۸ اکتوبر صبح ۸ بج کر ۵۲ منٹ پر اس صدی کا سب سے بڑا زلزلہ آیا' جس نے لمحہ بھر میں آبادیوں کو ویرانوں میں بدل دیا' زندگی کو موت کی وادی میں دھکیل دیا' ہنستی بستی زندگی آہ! کرب اور موت کا شکار ہوگئی۔ اس حادثے نے خصوصی طور پر صوبہ سرحد کے علاقہ بالاکوٹ' مانسہرہ' ایبٹ آباد اور اس کے متصل علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آزاد کشمیر کے چار اضلاع نیلم' مظفر آباد' باغ اور راولاکوٹ میں تباہی مچادی۔ یہاں کئی علاقے اور اُن کی ہزاروں انسانی بستیاں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔ اس موقع پر جب انسانی آبادیاں صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں' بڑے بڑے پلازے زمین بوس ہو چکے ہیں اور آر سی سی عمارات منہدم ہو چکی ہیں۔ مساجد و مدارس' تعلیمی ادارے زمین بوس ہو چکے ہیں۔ ایسے میں کچھ عمارات اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور اُنہیں دراڑ تک نہیں پڑی اور نہ ہی اُن کا ایک پتھر یا اینٹ ہی اپنی جگہ سے الگ ہوئی ہے۔

جی ہاں: یہ عمارات اللہ تعالیٰ کے اُن مقدس اطاعت شعار اور فرمانبردار بندوں کے مزارات اور خانقاہیں ہیں‘ جو اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں اور جو انسانی آبادی کا پتہ دیتی ہیں۔ یہاں اُنہی چند خانقاہوں کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

راولاکوٹ: قصائی گلی میں مجذوب صوفی بزرگ سائیں محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اپنی اصل حالت میں موجود ہے جبکہ بازار کی دکانیں تباہ ہو چکی ہیں اور عثمانی گروپ کی توحید مسجد بھی زلزلہ کا شکار ہو چکی ہے۔ جبکہ پاک گلی سائیں کالا خان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی محفوظ رہا ہے۔ کلر پاک گلی پیر جنگ ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی مکمل محفوظ رہا ہے۔ ہانبولہ پیر جنید شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار، پیر فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی مکمل طور پر زلزلے سے محفوظ رہا ہے۔ ﴿﴾ پیر نور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کوئیر سیداں کا مزار بھی محفوظ رہا ہے۔ ﴿﴾ پیر رستم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سرچھ شریف کا مزار بھی مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ اُن کے متصل مکانات تباہ ہو چکے ہیں۔ ﴿﴾ حافظ مبارک شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ نور احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کیاٹ کلاں کا مزار مبارک بھی محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ ﴿﴾ سائیں سید میر بادشاہ، دڑیالی شریف کا مزار زلزلہ سے مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات زمین بوس ہو چکے ہیں۔ ہاڑی گہل پیر صبح خان اور سائیں نور احمد خان رحمۃ اللہ علیہ‘ پیر بخاری شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات مکمل طور پر محفوظ ہیں جبکہ دائیں بائیں مکانات اور ساتھ ہی فوجی چھاؤنی زمین بوس ہو چکے ہیں۔ ﴿﴾ ہدر سیداں سرسیداں پیر نیاز علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں گاؤں کے جملہ مکانات زمین بوس ہو چکے ہیں اور کافی اموات بھی ہو چکی ہیں۔ ﴿﴾ عباس پور پیر قمر علی بادشاہ کا مزار مکمل طور پر محفوظ رہا جبکہ یہاں آبادی زمین بوس ہو چکی ہے۔ باغ ہدئی باڑی مردِ کامل حافظ شریف کا مزار اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ ﴿﴾ پیر سیداں پیر سید یٰسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک زلزلہ سے محفوظ رہا ہے جبکہ یہاں مکانات گر چکے ہیں۔ ﴿﴾ ساہلیاں باغ میں سائیں گلاب خان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار محفوظ رہا جبکہ یہاں

آبادی تباہ ہو چکی ہے اور بہت جانی نقصان ہوا ہے۔ ﴿﴾ دھڑے حضرت راہولی خان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار زلزلہ سے محفوظ رہا ہے جبکہ آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ ﴿﴾ ڈھلی سائیں ہنسو خان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار محفوظ ہے۔ اسی طرح مشہور مجذوبہ مائی شیدی رحمۃ اللہ علیہا کا مزار زلزلہ سے مکمل طور پر محفوظ رہا ہے جبکہ مضافات کی آبادی زمین بوس ہو چکی ہے۔ ﴿﴾ کھرل ملایا لال حضرت پیر سخی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار محفوظ ہے جبکہ یہاں کی آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ ﴿﴾ کھرل عباسیاں حضرت سائیں نواب خان اور اُن کے فرزندان کے مزارات مکمل طور پر محفوظ ہیں جبکہ گاؤں کی آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ چناٹ کی آبادی بھی تباہ ہو چکی ہے جانی اور مالی نقصان ہوا ہے لیکن پیر بڈھا شاہ کا مزار باقی رہا ہے ﴿﴾ بنگوئیں آرنیلہ ارجہ کے بالمقابل آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ گھر زمین بوس ہو چکے ہیں جبکہ پیر بحولہ بادشاہ کا مزار اصل حالت میں موجود ہے۔ ﴿﴾ نمر وٹہ جنڈالہ گاؤں بھی تباہ ہو چکا ہے۔ بے شمار اموات ہوئی ہیں لیکن پیر جیون شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک اصل حالت میں موجود ہے۔ ﴿﴾ دھیر کوٹ میں سائیں علی بہادر خان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک بالکل محفوظ ہے۔ ﴿﴾ چیڑالہ بابا عالم خان کا مزار بالکل محفوظ ہے جبکہ بازار اور متصل آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ ﴿﴾ سوباوہ شریف پیر سید شاہ رحمۃ اللہ علیہ، پیر یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ، پیر محبوب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، پیر مخدوم شاہ، پیر شمشاد شاہ، کبیر شاہ رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات اصل حالت میں موجود ہیں جبکہ متصل آبادی برباد ہو چکی ہے۔ ﴿﴾ قبرستان شاہ سلطان میں مزار شاہ سلطان بھی محفوظ ہے۔ عیدگاہ روڈ پر پیر عنایت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اصل حالت میں موجود ہے جبکہ متصل آبادی مٹ چکی ہے۔ ساتھ ہی اسی روڈ پر پیر سید علاؤ الدین گیلانی اور وہاب الدین گیلانی کے مزار بھی اصل حالت میں موجود ہیں۔ ﴿﴾ بر ہال شریف حویلی، قادر آباد باغ، چھتر وٹہ باغ جبی سیداں کے اولیاء کاملین کے مزارات بھی اصل حالت میں موجود ہیں۔

روزنامہ جنگ: کے کالم نویس حامد میر نے اپنے ۲۴ اکتوبر کے مضمون بعنوان ”پہاڑ، زلزلہ اور مزار“ میں لکھا ہے کہ حضرت سائیں سہیلی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ عنایت ولی رحمۃ اللہ علیہ

مظفرآباد کے مزارات اس شدید زلزلے میں تباہ ہونے سے محفوظ رہے ہیں۔انہوں نے بالاکوٹ کے دو مزارات کا بھی ذکر کیا ہے۔ جہاں پورا بالاکوٹ صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہے۔ یہ دعوت فکر ہے کہ اس زلزلے میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے مزارات محفوظ رہے ہیں اس کو کیا کہا جائے ہر آدمی حیرت سے اس سارے معاملے کو دیکھ رہا ہے۔ **حالیہ زلزلہ**: میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب زلزلہ آیا' لوگوں نے اپنے گھر چھوڑ دیئے اور مزارات اولیاء میں پناہ لے لی۔ یوں وہ بھی زلزلے کی تباہ کاری سے محفوظ رہے۔اسی طرح کئی لوگوں نے مظفرآباد باغ سے ہجرت کر کے گولڑہ شریف خانقاہ حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور بری امام سرکار حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ اسلام آباد پناہ لے لی ہے۔ جہاں اُن کو کھانا اور رہائش مہیا کیئے گئے ہیں۔ ﴿﴾ زلزلے کے بعد پاکستان کے عوام نے جہاں ایثار و قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی وہاں پاکستان کے روحانی مراکز خانقاہوں سے امدادی ٹرک بے شمار سامان لے کر باغ راولاکوٹ اور مظفرآباد لایا گیا۔اس لحاظ سے ان مزارات میں آسودہ خاک کاملین کے گدی نشین حضرات نے خدمت خلق کا حق ادا کر دیا۔ ﴿﴾ حضرت پیر محمد صادق صاحب مدظلہ العالی، گلہار شریف کوٹلی کے قافلوں، مریدین اور ٹرسٹ، صادق فاؤنڈیشن، سلطانیہ ٹرسٹ، خدمت خلق فاؤنڈیشن نے بھرپور مالی امداد اور متاثرین کی بحالی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ پیر علاؤ الدین صدیقی نیریاں شریف، پیر فضل ربانی نیریاں شریف، پیر امین الحسنات بھیرہ شریف، پیر صاحب گولڑہ شریف، پیر صاحب موہڑہ شریف، پیر محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری، خانقاہ سیال شریف خانقاہ حضرت شاہ سچیار سمیت سب ہی مشائخ اور پیران عظام نے اہم کردار ادا کیا اور ادا کر رہے ہیں جو یقیناً دیگر لوگوں کے لئے تقلید کا باعث اور باعث حوصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان روحانی مراکز کو تا قیامت قائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از: مولانا سید محمد زاہد حسین نعیمی)

سالانہ ختم شریف وزیر مذہبی امور و اوقاف آزاد کشمیر صاحبزادہ محمد حامد رضا نے کہا ہے کہ "وزارت اوقاف و مذہبی امور کے زیر اہتمام شہداء زلزلہ کے ایصال ثواب و بلندی درجات کیلئے تقریب ۸ اکتوبر بروز اتوار بعد از نماز عصر تا افطاری دربار عالیہ سائیں سہیلی سرکار علیہ الرحمۃ مظفر آباد میں منعقد ہوگی جس میں وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خاں خصوصی طور پر شرکت کریں گے اور شہداء کے ایصال ثواب کیلئے وزارت مذہبی امور کی طرف سے بے شمار مرتبہ قرآن پاک' درود و سلام اور کلمہ طیبہ بطور ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ (روزنامہ انصاف' روزنامہ جناح ۳ اکتوبر ۲۰۰۶ء)

فیضانِ اولیاءِ کرام

اسلام آباد (جنرل رپورٹر): دعوت اسلامی مظفر آباد کا مرکز فیضان مدینہ' مسجد اور اولیاء اللہ کے تمام مزار جن میں حضرت سخی سہیلی' حضرت میاں عنایت حسین شاہ اور حضرت علاؤ الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہم کے مزار شامل ہیں مکمل طور پر شدید زلزلہ میں بھی محفوظ رہے۔ مزار سخی سہیلی سرکار کے اندر ذکر واذکار میں مصروف آدمی نے بتایا کہ مزار کے اندر زلزلہ کے دوران اُسے کوئی جھٹکا محسوس نہیں ہوا مگر جب میں باہر آیا تو ہر طرف تباہی ہی تباہی تھی۔ ﴿﴾ دعوت اسلامی مظفر آباد کا مرکز فیضان مدینہ وہ واحد مسجد ہے جہاں ۸۔ اکتوبر سے نماز پنجگانہ اور نماز تراویح باجماعت ادا ہو رہی ہے۔ عینی شاہد کے مطابق فیضان مدینہ کے علاوہ اکثر مساجد میں زلزلہ والے دن نماز فجر کے بعد کوئی بھی نماز ادا نہیں ہو سکی۔ ﴿﴾ مظفر آباد میں سائیں سہیلی سرکار کا مزار ہمیشہ ہی منتوں اور مرادوں کی قبولیت کا مرکز تھا' مرکز ہے اور مرکز رہے گا جب میں اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا اس وقت لوگ وہاں لنگر خانے کے سامنے جمع تھے' لیکن ترتیب سے کوئی ہڑبونگ نہ تھی۔ سب متاثرین کے ناموں کے اندراجات ہو رہے تھے۔ پھر معلوم ہوا کہ اسی بلڈنگ میں ایم کیو ایم نے ایک ایمرجنسی ہسپتال بھی قائم کر رکھا ہے جہاں سے وہ ہیلی کاپٹر میں سیریس زخمیوں کو مظفر آباد یا اسلام آباد بھجواتے ہیں۔ (روزنامہ خبریں ۱۸۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

بالاکوٹ: (این این آئی) شدید زلزلے سے ہزارہ ڈویژن میں اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ تحصیل بالاکوٹ سے تقریباً ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر پارس بازار جو کہ بالکل تباہ ہو کر خاک میں مل چکا ہے۔ اس سے ملحقہ گاؤں شانگڑی میں ایک ولی اللہ کی ۱۰۰ سال پرانی حویلی معجزانہ طور پر محفوظ رہی۔ حویلی میں لاکھوں روپے کی قیمتی لکڑی استعمال کی گئی ہے۔ عقیدت مندوں کا مانسہرہ اور بالاکوٹ کے علاوہ ملک کے دیگر علاقوں میں بھی وسیع حلقہ پایا جاتا ہے۔ (روزنامہ جنگ ۱۸۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

درگاہ حضرت بل بھی محفوظ: سری نگر (کے پی آئی) ڈپٹی انسپکٹر جنرل ایچ کے لوہیا نے بتایا کہ "۸ اکتوبر کے تباہ کن زلزلہ سے اگرچہ مکمل جموں و کشمیر لرز اٹھا تھا مگر تاریخی جامع مسجد اور درگاہ حضرت بل کو نقصان نہیں پہنچا ہے"۔ (روزنامہ انصاف ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

درگاہ حضرت بل میں رسول اکرم ﷺ کے موئے مبارک موجود ہیں' جن کی اسلامی تہواروں پر زیارت کرائی جاتی ہے۔

متاثرینِ زلزلہ سے اظہار ہمدردی کیلئے

جماعت رضائے مصطفیٰ کا وفد ''مظفر آباد'' ''باغ'' وغیرہ میں

ایک عبرت آموز تبلیغی و اصلاحی سفر

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ صبح تقریباً ۸ بج کر ۵۲ منٹ پر آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں شدید زلزلہ سے جو تباہی و بربادی ہوئی قریباً ڈیڑھ ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اس کے اثرات موجود ہیں اور شاید عرصہ دراز تک محسوس ہوتے رہیں گے۔ بقول شاعر:

؎ سانحوں کا یہ سانحہ آخر' آدمی کس طرح بھلائے گا

زلزلہ ثانیوں کا تھا لیکن' سالہا سال خوب رلائے گا

انسانیت: کا درد رکھنے والے ہر انسان کی طرح نباضِ قوم مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان نے بھی اس سانحہ کو بہت محسوس کیا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ایک سحری کو فرمانے لگے کہ ''مظفر آباد' باغ وغیرہ میں زلزلہ سے جو تباہی ہوئی ہے' اخبارات میں پڑھ کر اور جو وہاں سے ہو کر آئے ہیں' ان سے سن کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمت دے تو وہاں جا کر متاثرین سے اظہار ہمدردی اور اُن کی خدمت کرنے کا ارادہ ہے''۔ ﴿﴾ چنانچہ عید الفطر کے دو روز بعد ۴ شوال المکرم ۷ نومبر بروز پیر شریف مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد بذریعہ ریل کاروالد محترم کی زیر قیادت فقیر راقم الحروف محمد داؤد رضوی کی عزیزم محمد رؤف رضوی' مداح حبیب محمد عبدالمجید کوثر رضوی اور سائیں محمد حنیف مستانہ چوراہی کے ہمراہ راولپنڈی روانگی ہوئی۔ گوجرانوالہ ریلوے اسٹیشن پر خواجہ محمد اظہر علی شہزاد صاحب نے الوداع کہا۔ ﴿﴾ پیر شریف کا دن اسلام آباد' راولپنڈی میں گزرا۔ بعد نماز مغرب دو روز قبل مدینہ پاک حاضری دے کر واپس آنے والے محمد خوشنود علی خاں صاحب چیف ایڈیٹر روزنامہ صحافت دو دو پہر سے (اُن کے عشقِ مدینہ و تذکارِ مدینہ پر مشتمل بعض

مضامین سے متاثر ہو کر) ملاقات کی۔ دوران گفتگو مدینہ منورہ کی حاضری، زلزلہ کی تباہی اور بعض دینی واصلاحی معاملات پر گفتگو ہوئی۔ آخر میں حضرت والد محترم نے قصیدہ بردہ شریف کے چند اشعار پڑھ کر دعا فرمائی۔ ﴿﴾ دوران ملاقات خوشنود صاحب نے مدینہ پاک کی باتیں بڑی عقیدت ومحبت سے سنائیں تو اس پر جب حضرت والد محترم نے انہیں داڑھی مبارک کی طرف توجہ دلائی کہ "آپ کو جب تاجدارِ مدینہ (ﷺ) وشہرِ مدینہ کے ساتھ اس قدر عشق وعقیدت ہے تو آپ کو بحکمِ خدا ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) داڑھی شریف سے محروم نہیں رہنا چاہیئے اور اس حکم شرعی کی پابندی کرنی چاہیئے"۔ ﴿﴾ تو عام داڑھی منڈوں کی طرح اس "عاشق مدینہ" نے بھی ٹال مٹول اور بہانہ بازی شروع کر دی ﴿﴾ اور جب اخبارات میں حیاء سوز تصاویر کی قباحت واشاعت کی طرف توجہ دلائی گئی تو "عاشق مدینہ" کہنے لگے "جب صحافیوں کا اجلاس ہوگا تو اس میں مسئلہ اٹھاؤں گا" لیکن افسوس کہ تقریباً پورا سال گزرنے کے باوجود "عاشق مدینہ" نے نہ داڑھی رکھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور دوسروں سے کہنا تو درکنار خود اپنے اخبار "دوپہر" میں بھی بے حیائی وزن فروشی اور نظر کی بدکاری کا سلسلہ جاری وساری رکھا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ے دعا ہے کہ الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر انہیں نورِ ہدایت دے (آمین)

خوشنود علی صاحب نے ۸ نومبر کے روزنامہ صحافت اور روزنامہ دوپہر میں اس ملاقات کا بدیں الفاظ ذکر کیا "قارئین! کل رات دفتر میں تھا کہ امیر جماعت رضائے مصطفٰے، شیخ طریقت ابوداؤد محمد صادق صاحب اور ان کے صاحبزادگان تشریف لائے اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی "حدائق بخشش" تحفے میں پیش کی۔ اس میں سے دو اشعار قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

ے اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصلِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے

بعدازاں: علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان سے ملاقات ہوئی' جنہوں نے متاثرین زلزلہ کی بحالی کیلئے ۸ اکتوبر سے لے کر ۷ نومبر تک جماعت اہلسنت پاکستان کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اسی موقع پر حضرت والد محترم نے جماعت رضائے مصطفیٰ اور انجمن خدام الصوفیہ جامع مسجد زینت المساجد کی طرف سے دس ہزار روپے کی رقم متاثرین زلزلہ کیلئے جماعت اہلسنت کے فنڈ میں جمع کرائی۔

بعدازاں: جی الیون میں دعوت اسلامی کے عظیم الشان مرکز فیضان مدینہ میں حاضری ہوئی' وہاں متاثرین زلزلہ کیلئے بہت زیادہ سامان جمع تھا' جگہ جگہ سامان کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ سامان کی منڈی لگی ہوئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ متاثرہ علاقوں میں بھیجنے کیلئے سامان ٹرکوں پر لوڈ کیا جا رہا تھا۔ وہاں پر موجود اسلامی بھائیوں نے بتایا کہ "عوام اہلسنّت زلزلہ سے متاثرہ افراد کی دل کھول کر خدمت کر رہے ہیں' ہم جتنا سامان بھیجتے ہیں اتنا اور آ جاتا ہے"۔ اس موقع پر حضرت والد محترم نے مرکز فیضان مدینہ' دعوت اسلامی اور اہلسنّت کی جتنی تنظیمیں کام کر رہی ہیں' کیلئے دعا فرمائی۔ آپ نے وہاں موجود نگران کو پندرہ ہزار روپے کی رقم امدادی فنڈ میں جمع کرائی۔

بعدازاں: یہ وفد ایچ الیون اسلام آباد پولیس گراؤنڈ میں حکومت کی طرف سے قائم امدادی کیمپ پہنچا (جہاں دس ہزار متاثرین زلزلہ موجود ہیں) اور دعوت اسلامی' المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کی طرف سے قائم کے گئے خیموں اور کیمپوں کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر دعوت اسلامی کے کیمپ میں موجود نگران صاحب کو بھی کچھ رقم امدادی فنڈ میں پیش کی۔

(۲۹ رمضان المبارک بروز جمعرات فقیر راقم الحروف اور الحاج محمد حفیظ نیازی مدیر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ نے بھی مرکز فیضان مدینہ اسلام آباد میں حاجی محمد اشتیاق صاحب قادری عطاری کو امدادی فنڈ میں چھ ہزار بارہ روپے اور ایچ ٹن میں قائم امدادی کیمپ میں ۲ ہزار روپے جمع کروائے جبکہ حاجی محمد منیر رضوی اور مولانا محمد ظفر اقبال جلالی نے جماعت رضائے مصطفیٰ اسلام آباد کی طرف سے ۳ ہزار روپے جمع کروائے)

بالاکوٹ روانگی: ۵شوال المکرم بروز منگل بعد نماز فجر حاجی محمد انور رضوی صاحب کی گاڑی پر بالاکوٹ کی طرف روانگی ہوئی۔ حسن ابدال سے ہوتے ہوئے ہری پور ہزارہ پہنچے تو حضرت والد محترم نے شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی کا ذکر خیر شروع کر دیا کہ "حضرت شیخ القرآن یہاں سے کتنی دور بریلی شریف علم دین حاصل کرنے کیلئے گئے"۔ آپ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ "حضرت ہزاروی علیہ الرحمۃ دہلی پہنچے تو غالباً کہیں اور جانے کا پروگرام تھا۔ قسمت نے یاوری کی اور حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے حضرت شیخ القرآن کو بریلی شریف حاضر ہونے کا مشورہ دیا چنانچہ آپ نے بریلی شریف حاضر ہو کر جانشین اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ سے اکتساب فیض کیا اور اسی نسبت سے سرشار دونوں حضرات عمر بھر خدمت دین میں مصروف رہے"۔

ایبٹ آباد: مانسہرہ سے ہوتے ہوئے ہم تقریباً ساڑھے بارہ بجے بالاکوٹ پہنچے تو ایک جگہ لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم نظر آیا۔ معلوم ہوا کہ یہاں سے میتیں نکالی جارہی ہیں۔ ہم دو تین ساتھی بھی پہنچ گئے' دیکھا تو چار پانچ اسلامی بھائی چند فوجیوں کے ہمراہ میتیں نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ "ہم نے کل بھی دو میتیں نکالی تھیں"۔ ۸ اکتوبر کو زلزلہ آیا اور آج ۸ نومبر تھی۔ معلوم ہوا کہ ایک مہینہ گزرنے کے باوجود ابھی تک سینکڑوں میتیں ملبے تلے دبی ہیں۔ ﴿﴾ روزنامہ خبریں (۱۹ نومبر) کے مطابق مانسہرہ کے مرکزی شہر بالاکوٹ کی ۹۸ فیصد سے زائد آبادی صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہے اور اب بھی ۷۰ فیصد لاشیں ملبے تلے دبی پڑی ہیں۔ بالاکوٹ میں کرین کے ذریعے ملبہ ہٹاتے ہی بدبو اور تعفن پھیل جاتا ہے۔ اسی لئے ملبے پر مسلسل سپرے کیا جاتا ہے تاکہ بدبو اور تعفن نہ پھیلے"۔ ﴿﴾ ایک اسلامی بھائی نے ہمیں پہچان لیا اور دعوت اسلامی کے کیمپ میں لے گیا' جہاں متاثرین کیلئے سامان بھی موجود تھا اور کچھ متاثرین بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ "یہاں کیمپ میں ہم نے عارضی مسجد بھی بنائی ہوئی ہے اور دعوت اسلامی کے زیر اہتمام یہاں (بالاکوٹ) میں نماز عیدالفطر بھی ادا کی گئی' ماشاءاللہ کافی اجتماع ہوگیا بعض بدعقیدہ لوگوں نے اس اجتماع عید کو روکنے کی

کوشش بھی کی لیکن انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

؎ دین کا ہو بول بالا' سینوں کا رُخ اُجالا

دشمنوں کا منہ ہو کالا' یا نبی سلام علیک

دعوت اسلامی کے کیمپ میں معلوم ہوا کہ پرسوں سات اسلامی بھائی متاثرین کی خدمت کیلئے کراچی سے یہاں پہنچے تھے' جن میں سے محمد نسیم قادری عطاری کا کل انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون o

مظفر آباد روانگی: تقریباً تین بجے سہ پہر ہم بالاکوٹ سے روانہ ہوئے۔ کمزوری وسفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے حضرت والدمحترم کا واپس اسلام آباد جانے کا پروگرام بن رہا تھا کہ گڑھی حبیب اللہ میں ایک اسلامی بھائی سے ملاقات میں معلوم ہوا کہ مظفر آباد یہاں سے صرف آدھ گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے اب پروگرام بنا کہ انشاء اللہ نماز مغرب مظفر آباد میں ادا کی جائے گی۔ چنانچہ الحمدللہ نماز مغرب مظفر آباد میں حضرت سخی سہیلی سرکار کے مزار سے ملحق عظیم الشان جامع مسجد میں باجماعت ادا کی۔ نماز مغرب کے بعد مزار مبارک پر حاضری دی۔ خدا تعالیٰ کی قدرت حضرت سہیلی سرکار کا مزار اندر اور باہر سے بالکل صحیح حالت میں تھا جیسا کہ قومی اخبارات میں بھی آیا ہے۔ ﴿﴾ ایک اور بات بھی قابل توجہ ہے کہ مزار کے بیرونی گیٹ پر حضرت سہیلی سرکار کے نام کے ساتھ "سخی" بھی لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ ان دنوں آپ کی سخاوت کا خوب اظہار و چرچا ہوا۔ ۸ اکتوبر کو جب مظفر آباد میں ہر طرف تباہی و ویرانی تھی' حضرت سخی سہیلی سرکار کے دربار میں لوگ پناہ لے رہے تھے اور ۱۸ اکتوبر سے لے کر اب تک المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی اور جماعت اہلسنت کے کیمپ میں متاثرین کیلئے مصطفائی لنگر جاری وساری ہے۔ ﴿﴾ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے کیمپ پر موجود جناب محمد اسحاق ظفر ہمیں اپنے سیکرٹریٹ لے گئے۔ رات وہاں قیام کیا۔ اس دوران جناب محمد حنیف حجازی نے متاثرین کی خدمت کے حوالہ سے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کی خدمات اور عالمی سطح پر اس کی پذیرائی کی روئیداد سنائی۔ حضرت والدمحترم نے محمد اسحاق ظفر صاحب کو المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے امدادی فنڈ میں پانچ ہزار روپے جمع کروائے۔ (۲۹ رمضان المبارک کو الحاج محمد حفیظ نیازی نے بھی ایچ الیون اسلام آباد

میں المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی میں حاضری دی اور امدادی فنڈ میں ۲۰۰۰ روپے جمع کروائے۔ اس موقع پر وہاں موجود بعض احباب فرمانے لگے کہ "پچاس سال سے ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کو جاری رکھنا بہت بڑی خدمت ہے اس بناء پر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ جاری رکھنے والوں کو ایوارڈ دیا جانا چاہیئے"

باغ روانگی: نماز عشاء اور نماز فجر بھی حضرت سہیلی سرکار کے مزار سے ملحق مسجد میں ادا کی گئی بعدازاں حضرت سہیلی سرکار کو سلام عرض کر کے فوراً باغ کی طرف روانگی ہوئی۔ مظفرآباد سے گزرتے ہوئے بڑی بڑی سرکاری وغیر سرکاری عالیشان عمارتوں کی تباہی و ویرانی دیکھ کر بڑی عبرت حاصل ہو رہی تھی۔ ﴿﴾ ایک بات یاد آئی کہ تقریباً پانچ چھ سال قبل حضرت والد محترم کے ہمراہ جب مظفرآباد حاضری ہوئی تو ہم رات کے وقت پہنچے۔ اوپر ستارے چمک رہے تھے اور نیچے دریا میں ان کا عکس نظر آ رہا تھا اور ساتھ ساتھ بلند و بالا پہاڑوں پر لوگوں کے مکانوں کی روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ حضرت والد محترم نے سبحان اللہ کہتے ہوئے ادھر توجہ دلائی تو بڑا لطف آیا۔ ﴿﴾ باغ جاتے ہوئے دھیر کوٹ سے کچھ پہلے (برلب روڈ) ایک مقام پر جامع مسجد غوثیہ رضویہ کا بورڈ نظر آیا تو کچھ دیر ہم وہاں ٹھہر کر آگے روانہ ہوئے۔ تقریباً گیارہ سوا گیارہ بجے ہم باغ پہنچے تو پولیس کا تھانہ، کئی ہوٹل اور بچیوں کا کالج تباہ و برباد دیکھ کر اور باغ شہر کی ویرانی دیکھ کر حضرت والد محترم کی زبان پہ یہ اشعار جاری ہو گئے۔

ے نہ کوئی وارث ہے نہ کوئی والی ہے
نہ کوئی "باغ" ہے نہ کوئی مالی ہے
خوف ہی خوف ہے جس طرف جائیں
موت ہی موت ہے جس طرف جائیں
کیا کہوں دوستو کہ تاب نہیں
مرنے والوں کا کوئی حساب نہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون O

باغ میں بھی دعوت اسلامی کے کیمپ میں جانے کا موقع ملا۔ کیمپ میں اسلامی بھائی متاثرین زلزلہ کی

خدمت بھی کرر ہے تھے اوران کی تربیت بھی کرر ہے تھے۔ایک مبلغ حلقہ بنائے وضووغیرہ کے مسائل سمجھا رہے تھے۔ کیمپ میں موجود نگران کو جماعت رضائے مصطفےٰ کی طرف سے پانچ ہزار روپے پیش کیے گئے۔ ﴿﴾ اگر چہ حضرت والدمحترم نے تکلفات سے بچنے کیلئے فرما رکھا تھا کہ کسی کو میرے متعلق بتانا نہیں لیکن پھر بھی بعض مقامات پر اہلِ محبت نے پہچان ہی لیااوراپنے درمیان آپ کو موجود دیکھ کر بڑی عقیدت کا اظہار کیااور آپ نے بھی ان کو دعاؤں سے نوازا۔ ﴿﴾ تقریباً ساڑھے بارہ بجے باغ سے روانگی ہوئی اور عشاء کی نماز اسلام آباد میں ادا کی گئی۔راستے میں کئی جگہ مسلم ہینڈز کے کئی امدادی کیمپ بھی نظر آئے۔ ﴿﴾ والدمحترم راستے میں کئی جگہ گاڑی رکوا کر متاثرین بچوں میں روپے اور ٹافیاں بھی تقسیم فرماتے رہے ﴿﴾ بالاکوٹ سے گڑھی حبیب اللہ اور مظفرآباد سے باغ کا راستہ بڑادشوار گزار تھا۔ماشاءاللہ حاجی محمد انور رضوی صاحب کے ڈرائیور ملک غلام محمد صاحب نے بڑی اچھی ڈرائیونگ کی۔ پہلے جب ہم راولپنڈی سے آگے کسی سفر پر جاتے توالحاج حافظ محمد بشیر رضوی بھی ہمراہ ہوتے تھے۔چند ماہ قبل ان کا انتقال ہوگیا۔مولیٰ کریم ان کی مغفرت فرمائے۔آمین

وعظ و نصیحت: دورانِ سفر حضرت والدمحترم نے وعظ و نصیحت کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔کسی مرد کو نماز و مٹھی بھرداڑھی مبارک رکھنے اور مونچھیں پست کرنے کا فرمایا تو کسی بے پردہ عورت کو پردہ وحیا اختیار کرنے اورلوہے پیتل وغیرہ کی انگوٹھی و گھڑی کا چین اُتارنے کی تاکید فرمائی اور کسی کو دائیں ہاتھ سے بیٹھ کر کھانے پینے کی تاکید فرمائی۔

مارگلہ ٹاور: بوقت عشاء حاجی محمد منیر رضوی اور محمد خالد رضوی ہمیں مارگلہ ٹاور اسلام آباد لے گئے۔ یہاں تو بڑا ہی عبرتناک منظر تھا۔مارگلہ ٹاور کے بالکل ساتھ دوٹاور کھڑے ہیں اور ساتھ ہی سڑک کے پار مصطفےٰ ٹاور بالکل صحیح حالت میں موجود ہے(وہاں پر موجود ایک سٹوڈنٹ کہہ رہا تھا کہ مصطفےٰ ٹاور تو اپنے نام کی وجہ سے بچ گیا ہے)یوں لگتا ہے کہ اس مارگلہ ٹاور کو نشانہ بنا کر زمین بوس کیا گیا ہے۔چودہ منزلہ ٹاور آنِ واحد میں تباہ و برباد ہوگیا۔اب ساتھ والے دوٹاوروں کو بھی حکومت نے خالی کرالیا ہے۔انتظامیہ نے اس جگہ کو تو صاف کردیا ہے لیکن اردگرد سڑکوں کے ساتھ ملبہ پڑا ہے۔

ٹاور گرنے سے ۷۲ افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی جبکہ ۱۴۸ خاندان بے گھر ہوئے۔صحافت ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۶ء

تباہی کیوں ہوئی؟ لوگ یہ بھی کہتے ہیں

یہاں کئی لوگوں سے یہ بات بھی سنی کہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے کے باوجود مارگلہ ٹاور میں خوب عیاشی ہورہی تھی۔ ۸ اکتوبر کو تیسرا روزہ تھا اس دن بھی کئی تماش بین عیاش مرد و زن یہاں موجود تھے۔ تباہی کے بعد شراب کی سینکڑوں بوتلیں برآمد ہوئیں اور کئی لاشیں ناگفتہ حالت میں نکلیں۔ معروف صحافی خوشنود علی خاں نے بھی اپنے ایک کالم میں اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا اور اب روزنامہ انصاف ۳ نومبر کی مظفرآباد کے بارے میں خبر پڑھیں:

''مظفرآباد: زلزلہ سے بے حیائی کی محفل اُلٹ گئی' درجنوں برہنہ لاشیں برآمد، نیلم ہوٹل (مظفرآباد) میں جاری رقص و سرور کی محفل کو خدا کے عذاب نے آلیا' لڑکی سے بداخلاقی کرنے والے پہاڑ تلے دب گئے''۔ ﴿﴾ روزنامہ پاکستان ۲۲ اکتوبر کے مطابق'' حالیہ زلزلہ میں بچ جانے والے پڑھے لکھے ڈرائیور محمد عبدالرحمٰن نے پاکستان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ'' زلزلہ سے چند روز قبل یہاں کے مشہور ہوٹل نیلم' جواب تباہ ہو چکا ہے میں ثقافتی شو کے نام پر فحاشی پھیلائی گئی۔ ہمارے ان عمال کے باعث رحمت ہم سے روٹھ گئی ہے۔ زندہ رہنے والوں پر درد کا عذاب مسلط کر دیا گیا ہے یہاں کے لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں''۔ ﴿﴾ مظفرآباد کے بڑے ہوٹل نیلم ویو کی مالکہ شیریں وحید اور ان کے شوہر وحید خاں کی موت اس طرح ہوئی کہ وہ زلزلہ کے وقت اپنی گاڑی پر اپنے گھر سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے مگر جونہی مسجد کے قریب پہنچے مسجد کا مینار ٹوٹ کر ان کی گاڑی پر گر پڑا اور وہ اس کے نیچے دب کر جاں بحق ہو گئے۔ (روزنامہ پاکستان ۲۲ اکتوبر)

بالاکوٹ کے ایک شہری نے بالاکوٹ میں موجود بعض ہوٹلوں میں بھی رمضان المبارک کے مقدس ایام میں مارگلہ ٹاور اور نیلم ہوٹل مظفرآباد جیسی صورتحال کا ذکر کیا۔ زلزلہ سے چند روز قبل اخبار میں یہ خبر بھی آئی تھی کہ انہیں علاقوں میں ایک ۶۰ سالہ شخص نے ۱۵ سالہ لڑکے سے اعلانیہ شادی کی۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

مولانا بارغ علی رضوی فیصل آبادی کے بقول میرے پاس ایک صاحب آئے جو مظفرآباد

میں متعین رہنے والے ایک ڈپٹی کمشنر کے بھائی ہیں انہوں نے بتایا کہ ''میرے بھائی صاحب نے کافی عرصہ پہلے کہا تھا کہ مظفر آباد میں بڑی تباہی آئے گی چونکہ مظفر آباد مغرب کی لپیٹ میں آچکا ہے' منی یورپ بن گیا ہے۔ کئی ایسے گھرانے ہیں جن کی عورتیں نہایت مختصر لباس پہنتی ہیں اور ہوٹلوں اور بڑی بڑی کوٹھیوں میں عیاشی کرتی ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ افسوس روشن خیالی کے منحوس نعرے نے کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا۔

﴿﴾ معروف کشمیری لیڈر سید علی گیلانی نے کہا کہ'' ۸ اکتوبر کا قیامت خیز زلزلہ برصغیر پاک و ہند میں بالعموم پاکستان اور جموں و کشمیر کے دونوں حصوں میں بالخصوص صدیوں تک یاد رہنے والا سانحہ قرار پایا ہے۔ اس قدرتی آفت کا اخلاقی پہلو ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہیئے اور ہمیں صرف یہ کہہ کر سرسری طور پر نہیں گزرنا چاہیئے کہ یہ حادثات زمانے میں آتے رہتے ہیں' اس کا لوگوں کے عمل و کرتوت سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔ (روزنامہ انصاف ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

محفلِ درودِ پاک و آیت کریمہ: ۳ رمضان المبارک ۸ اکتوبر کو صبح تقریباً آٹھ بج کر باون منٹ پر جب زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے تو اُسی وقت مولانا پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب نے مرکزی جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ میں قصیدہ بردہ شریف پڑھایا اور حضور ﷺ کی ارشاد فرمودہ دُعاؤں کے ساتھ بڑی رقت آمیز دعا کرائی (اس موقع پر اذانیں بھی کہی گئیں) نیز ۴ رمضان المبارک تا ۸ رمضان المبارک روزانہ بعد نماز عصر محفل درود پاک و آیت کریمہ کا اہتمام کیا۔ ﴿﴾ ۵ رمضان المبارک کو خطبہ جمعہ میں بڑا رقت آمیز بیان فرمایا اور متاثرین زلزلہ کیلئے بڑی مقدار میں رقم جمع کی۔

زلزلہ کے بارے میں نباضِ قوم' مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے رقت آمیز بیان کی دو عدد (جاپانی) آڈیو کیسٹیں ہدیہ مع ڈاک خرچ ۱۰۰ روپے' رضوی کیسٹ ہاؤس مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ﴿﴾ شانِ مصطفےٰ ﷺ عظمت صحابہ واہل بیت (رضی اللہ عنہم) مقام اولیاء (رحمۃ اللہ علیہم) اور دیگر مختلف عنوانات پر مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اور اہلسنت و جماعت کے نامور مرحوم و موجود علمائے کرام و مشائخ عظام اور قراء و نعت خوان حضرات کی آڈیو کیسٹیں اور آڈیو سی ڈی بھی رضوی کیسٹ ہاؤس سے دستیاب ہیں۔

زندہ باد اے مفتیٔ احمد رضا خاں زندہ باد

دین کے ایمان و حرمت کے نگہبان زندہ باد | پھر پھر کے تیری راہ پہ آ جائیں گے گمراہ
زندہ باد اے مفتیٔ احمد رضا خاں زندہ باد | محبوب خلائق پھر ترا در ہو کے رہے گا

بالاکوٹ: میں ''تقویۃ الایمان'' کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے پیر مولوی سید احمد کی قبر پر بھی جانے کا اتفاق ہوا اور دونوں قبروں پر ''تقویۃ الایمانی'' شریعت کی بجائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی حقانیت و صداقت کا غلبہ و مظاہرہ و منظر دیکھنے میں آیا۔

مولوی اسماعیل: کی قبر پر ایک کمرہ نما چبوترہ تھا' جس کے گیٹ کا حصہ زلزلہ کی زد میں آ کر نیچے جا گرا تھا۔ قبر بیچ میں کچی تھی لیکن ارد گرد سے سیمنٹ اور اینٹ سے پختہ تھی۔ ﴿﴾ قبر کے فرش پر رنگا رنگ سنگ مرمر کی ٹائلیں لگی ہوئی تھیں اور قبر کے سرہانے کی طرف سنگ مرمر کی پلیٹ لگائی گئی تھی جس پر یہ شعر لکھا ہوا تھا: ''اے ذبیح اللہ اسماعیل ما...... شد ندایت صور اسرافیل ما
یعنی اے پیارے اسماعیل ذبیح اللہ! تیری آواز ہمارے لئے اسرافیل کے ''صور'' کی آواز تھی''۔

تعجب ہوا: جس شخص کے عقیدہ باطلہ کے مطابق حیاۃ النبی (ﷺ) مر کر مٹی میں ملنے والے قرار پائے اور آپ کا سننا جاننا اور آپ کو نداء کرنا و پکارنا شرک قرار پایا' اس مردہ شخص کی قبر پر اُس کو نداء کرنا پکارنا اور اس کا سننا جاننا کیونکر جائز و توحید کے مطابق ہو گیا اور اس کو سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ ابن خلیل اللہ کیوں قرار دیا گیا؟ جبکہ آپ کی شان میں ''شاہنامہ اسلام'' میں یوں لکھا گیا ہے کہ

خطاب اس دن سے اسمٰعیل نے پایا ذبیح اللہ
خدا نے آپ ان کے حق میں فرمایا ذبیح اللہ

(علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام)

(سنڈے میگزین جنگ ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے مطابق سید احمد اور سید اسماعیل کے مزاروں پر بھی دراڑیں پڑ گئیں)

نامعلوم: اللہ کے معصوم پیغمبر کے مخصوص لقب ذبیح اللہ کا سرقہ کس کیلئے کیا گیا۔(والعیاذ باللہ تعالیٰ)

اسماعیلی مقبرہ: میں داخل ہوتے ہی سامنے کی دیوار پر نمایاں طور پر لکھا ہوا تھا ''مزارِ اقدس شاہ اسماعیل شہید دہلوی'' دفن جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ اور لوہے کے ایک بڑے بورڈ پر دیگر حالات وتاریخ ۲ مئی ۱۸۳۱ء لکھا تھا۔

علاوہ ازیں: قبر پر مقبرہ کے اخراجات کیلئے ایک چھوٹا بکس بھی رکھا ہوا تھا، جس پر لکھا تھا'' چندہ دے کر ثواب دارین حاصل کریں''۔ ❁ مولوی اسماعیل دہلوی کی قبر پر اسماعیلی شریعت کے برعکس جہاں سنی بریلوی مسلک کا غلبہ ومظاہرہ نظر آیا وہاں یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ قبر کے اردگرد فرش پر بعض لوگ اور چھوٹے بچے جوتوں سمیت چل پھر رہے تھے۔

غرضیکہ اسماعیلی مقبرہ پر اسماعیلی شریعت ''شرک وبدعت'' کی مکمل شکست نظر آئی اور بزرگانِ دین کے مزارات وبریلویوں کے مسلک کی مکمل فتح کا منظر دیکھنے میں آیا۔(فالحمد للہ علیٰ ذالک) سچ ہے:

دین کے ایمان و حرمت کے نگہبان زندہ باد
زندہ باد اے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد

سید احمد بریلوی: بالاکوٹ کی دوسری طرف کچھ فاصلے پر مولوی اسماعیل کے پیر سید احمد بریلوی کی قبر ہے، وہاں کا منظر بھی اسماعیلی شریعت کے برعکس سنی بریلوی مسلک کے مطابق یوں نظر آیا کہ:
سید احمد بریلوی کی پختہ قبر زمین سے کافی اونچی بنائی گئی ہے اور تاریخ وفات وان کے شجرہ نسب کے علاوہ اوپر لکھا ہے: **''مزار شریف سید احمد شہید بریلوی''**

اس کے ساتھ ہی یہ آیت مبارکہ نقل کی گئی ہے کہ'' شہیدوں کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں''۔ علامہ اقبال کے بعض اشعار بھی لکھے گئے ہیں قبر پر سبز رنگ کا روغن کیا گیا ہے اور قبر کے اوپر سبزہ بھی اُگایا گیا ہے۔

فرقہ وارانہ اختلافات سے قطع نظر

بتایا جائے کہ مولوی اسماعیل اور ان کے پیر صاحب کی قبر کے مذکورہ معمولات اسماعیلی شریعت کے مطابق ہیں یا سنی بریلوی مسلک کے مطابق۔ جب یہ سب کچھ ''رئیس الموحدین'' مولوی اسماعیل دہلوی وسید احمد بریلوی کی قبور ومزارات پر جائز ہے تو پھر بزرگانِ دین و پیشوایان اہلسنت کے مزارات ومعمولات شریفہ کے خلاف غوغا آرائی کیوں کی جاتی ہے اور بات بات پر شرک و بدعت کی نشانہ بازی کیونکر روا ہے؟ اور سب سے بڑھ کر حرمین شریفین کے قبرستان جنت المعلٰی اور جنت البقیع میں نہایت سنگدلانہ کاروائی کر کے کسی قبر مبارک کا نام ونشان وکتبہ وتعارف باقی کیوں نہیں چھوڑا گیا؟

شورش کاشمیری: مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلٰی اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں حضرات صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی قبور مبارکہ اور مزارات شریفہ کی حالت زار دیکھ کر نجد و دیوبند کے وکیل وترجمان شورش کاشمیری مدیر ''چٹان'' لاہور کو بھی لکھنا پڑا کہ ''اہلِ نجد نے عشق اور شرک میں فرق نہیں کیا۔ انہوں نے ساری شریعت قبروں پر نافذ کر دی ہے جبکہ شاہوں اور شہزادوں کے محلات و اونچی اونچی عمارات و ''پلازوں'' پر شریعت کو نافذ نہیں ہونے دیا۔ کیا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ایسے محلات ومکانات میں رہائش پذیر تھے؟'' (بحوالہ کتاب شب جائیکہ من بودم ملخصاً بتصرف)

بریلویت کا ایک اور مظاہرہ: بالاکوٹ: ''اپنے پھول'' سے محروم ہونے والی ماں سکول کے احاطے میں اجتماعی قبر پر پھول رکھ رہی ہے۔ دوسری طرف لوگ ننھے طالب علموں کی اجتماعی قبر پر فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ (روزنامہ انصاف لاہور ۱۲ نومبر)

....

؎ باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں، حکم سے ربِ اکبر کے مغضوب ہیں
ادب کی اے خضر ہم کو دولت ملی، مذہبِ حق اہلسنت کی کیا بات ہے

متاثرین زلزلہ کی خدمت میں پیش پیش سنی تنظیمیں

۳ رمضان المبارک ۸ اکتوبر کو زلزلہ کے چند گھنٹے بعد ہی جماعت اہلسنّت' دعوت اسلامی نے متاثرین زلزلہ کیلئے امدادی کاروائیاں شروع کردیں۔ سائیں سہیلی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر روزانہ سینکڑوں لوگوں کو لنگر پانی پیش کیا جاتا رہا۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی' انجمن طلبہ اسلام نے زلزلہ کے ٹھیک دو گھنٹے بعد ایمرجنسی ریلیف کیمپ قائم کرکے زخمیوں کا علاج معالجہ شروع کردیا' کفن دفن کا اہتمام بھی کیا گیا اور کروڑوں روپے متاثرین کی بحالی کیلئے خرچ کئے اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

علاوہ ازیں: مسلم ہینڈز' جمعیت علماء پاکستان' عالمی تنظیم اہلسنّت' جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان' سنی تحریک' ادارہ تنظیم الاسلام' سنی فورس' نقش لاثانی ٹرسٹ لاہور' جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی' حضرت سلطان باہو ٹرسٹ کی طرف سے بھی وافر تعداد میں متاثرین کیلئے سامان ونقد رقم بھیجی گئی۔

تنظیم المدارس: لاہور (پ ر) تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کہا ہے کہ اس وقت جو طلباء زلزلے سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان کیلئے تنظیم المدارس نے تعلیم وتربیت فراہم کرنے کے انتظامات کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم المدارس سے ملحق پاکستان بھر کے تمام مدارس میں تمام متاثرہ طلباء کو ترجیحی بنیادوں پر داخلہ فراہم کیا جائے گا اور انہیں اعلیٰ تعلیم کے مواقع بہم پہنچائے جائیں گے۔ (پریس نوٹ)

نوٹ: بعض بدعقیدہ تنظیموں نے متاثرین زلزلہ کیلئے جمع کی ہوئی رقم کا کافی حصہ اپنی تشہیر پر لگا دیا جو کہ نہایت افسوسناک پہلو اور دیانتداری کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ع ...... ہوشیار اے سنی مسلماں ہوشیار

اُٹھ گئے ہیں ماؤں' بچوں کے جنازے ان گنت — روئیے کس کے لئے کس کس کا ماتم کیجئے
فائدہ کچھ بھی نہیں رونے سے اے اہل وطن — یہ مشیت ہے خدا کی آنسوؤں کو پی جیئے
نہیں آیا یہاں پہلے ایسا کبھی بھونچال — آناً فاناً ہی گر گئے محل چوبارے
گر احساس ہے زندہ تو سوچو لوگو — یہ قہر خدا تھا جس نے گھر بار اُجاڑے

(احمد شریف روزنامہ خبریں' ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

لمحہ فکریہ!

نمازیں بھول بیٹھے درسِ قرآنی بھلا بیٹھے
وہ ذوقِ دینی و جوشِ ایمانی بھلا بیٹھے
مصیبت کے پہاڑ ان پر نہ ٹوٹیں گے تو کیا ہوگا؟
جنہیں کلمہ ہی کلمہ یاد ہے معنی بھلا بیٹھے

(والعیاذ باللہ)

حرف آخر

قارئین کرام! زلزلہ کی تباہ کاریوں کے بارے میں آپ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہماری شامتِ اعمال معاف فرمائے، مصائب و بلیات سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) یاد رکھیں! ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی حضور نبی کریم ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنے میں ہے۔ ؎ دین و دنیا میں تمہیں مقصود گر آرام ہے

ان کا دامن تھام لو جن کا محمد نام ہے (ﷺ)

مگر افسوس کہ آج کل مسلمان کافروں ہندوؤں سکھوں کے طور اطوار اپنا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کئی ایسے بھی ہیں جو صبح ہندو کتے ہائے ہائے کے نعرے لگاتے ہیں اور رات کو ہندوؤں کی فلمیں بھی دیکھتے ہیں اور شادی بیاہ کے موقع پر مہندی جیسی ہندوانہ رسومات بھی کرتے ہیں اور بسنت بھی مناتے ہیں۔ کئی ایسے بھی ہیں جو صبح امریکہ کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کے نعرے بلند کرتے ہیں اور رات کو امریکن چینل بھی لگاتے ہیں۔ اگر یہ دوغلہ پالیسی ختم ہو جائے تو مسلمانوں کو کسی کی محتاجی نہیں۔ مسلمان کامیاب ہی کامیاب ہیں۔ لہذا سب مسلمانوں کو ہمیشہ پنجگانہ نماز باجماعت، مٹھی بھر داڑھی مبارک اور دیگر احکام شرع کی پابندی کرنی چاہیئے۔ رشوت و سود، جھوٹ، خیانت، سینما بینی، بدنگاہی، فوٹو بازی و ویڈیو بازی اور دیگر خلاف شرع کاموں سے پرہیز کرنی چاہیئے۔ عورتوں کو پردہ و حیاء کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کیلئے لوہا، پیتل، دھاتوں کا استعمال منع فرمایا ہے (اکابرین کے نزدیک گھڑی کا چین بھی چمڑے وغیرہ کا ہونا چاہیئے) سونا اور ریشم پہننا مردوں کیلئے حرام ہے۔ آج کل نوجوانوں نے ہاتھوں میں لوہے پیتل کے کڑے اور گلے میں زنجیریں پہنی ہوتی ہیں، یہ ناجائز کام ہیں۔ مرد نوجوان صرف چاندی کی ایک انگوٹھی پہن سکتے ہیں۔ عورتیں سونا اور چاندی استعمال کر سکتی ہیں لیکن لوہا پیتل اُن کیلئے بھی منع ہے۔ اسی طرح جس عورت نے نیل پالش لگائی ہو وہ غسل کے باوجود پلید رہتی ہے۔ عورتیں ہاتھوں اور سر کے بالوں کو سرخ مہندی لگا سکتی ہیں، کالا خضاب اور کالی مہندی سے منع کیا گیا ہے۔ مرد ہاتھ پاؤں کو مہندی نہیں لگا سکتے، داڑھی مبارک اور سر کے بالوں کو لگا سکتے ہیں۔ آج کل مردوں اور عورتوں میں آدھی آستین والی قمیض پہننے کا رواج ہو گیا ہے، یاد رکھیں نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو پورے بازو والی قمیض پہننے کی تلقین فرماتے تھے۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب سبز اور کالی شلوار پہننے سے منع فرماتے تھے





عالمی تحریک تحفظ ناموس رسالت کے اہم کردار، فخر نوجوانانِ اسلام
غازی محمد عامر چیمہ شہید کے حالات و واقعات پر مشتمل کتاب

مسمّٰی بہ

حیاتِ محمد عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر
شیخ طریقت مجاہد ملت نباضِ قوم مفتی ابو داؤد **محمد صادق** قادری رضوی مدظلہ العالی
امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

از
الحاج صاحبزادہ ابو الرضا **محمد داؤد** رضوی

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غازی محمد عامر چیمہ پر خصوصی نگاہ عنایت، محمد عامر چیمہ شہید کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت و محبت، انگوٹھے چومنا اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر تیس ہزار ماہانہ نوکری کو ٹھکرانا، محمد عامر چیمہ کے آباؤ اجداد کا مسلک، نماز جنازہ و ختم چہلم کے روح پرور مناظر اور بدعقیدہ لوگوں کی ناکامی و رسوائی، مزار شہید پر معمولاتِ اہلسنت، محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ کا ساروکی میں فیضان، غازی علم دین شہید اور غازی محمد عامر چیمہ شہید میں عجیب مناسبت، عامر شہید کا تذکرہ سن کر ایک عیسائی عورت کا مسلمان ہونا اور دیگر ایمان افروز واقعات، صفحات ۴۸ ہدیہ مع ڈاک خرچ ۲۰ روپے۔ کتابیں زیادہ مقدار میں حاصل کرنے پر خصوصی رعایت کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ: ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ